عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ختم نبوت
انٹرنیشنل
ہفت روزہ
WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷، شمارہ ۳۰

حضرت امیرِ شریعت رحمتہ اللہ علیہ

رحمتِ کائنات ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ

میں نے .... مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا!

حضرت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کون تھے۔؟

ابوجہل بدحواس ہوگیا

بھٹو مرحوم کیخلاف نازیبا اور من گھڑت الہام شائع کرنیوالے قادیانیوں کو آزادی کیوں؟
وزیرِ اعظم کی توجہ کیلئے ظفراللہ کے انٹرویو کا اقتباس۔

مرزا طاہر حافظ بشیر احمد مصری کے الزامات کا جواب دے

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمّد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ــــ آفتاب الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت

○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے

○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۷۵

چغتائی بابا کارپیٹس

قائد آباد کارپیٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپیٹ ○

یونائیٹڈ کارپیٹ ○ ڈیکورا کارپیٹ ○ اولمپیا کارپیٹ

ڈیلرز

مساجد کیلئے خاص رعائت

پلین وولن کارپٹ کی خریداری پر وولن قائد آباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں

حیدری ۴ این آر ایونیو۔ ایس ڈی اے لاک جی برکات

نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۰ تا ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۴۰۹ھ بمطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء تا ۵ جنوری سنہ ۱۹۸۹ء | شمارہ نمبر ۳۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۴۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۵۰/- روپے — ششماہی ۷۵/- روپے

سہ ماہی ۴۰/- روپے — فی پرچہ ۳/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر — دین محمد فریدی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف گھوڑی • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف علی • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید رزگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

حکومت بتائے۔ قادیانی زندیقوں کو آزادی کیوں؟

جب سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو ہائی کورٹ نے موت کی سزا دی تو قادیانیوں نے جشن منایا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ قبل ازیں حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق جو ہفت روزہ لولاک فیصل آباد میں شائع بھی ہو چکی ہے قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا ناصر نے چوہدری ظفر اللہ کی معیت میں اس وقت کے لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج سے خفیہ ملاقات کی۔ یہ ملاقات رات کو ۱۲ بجے یا اس کے بعد ہوئی۔ ملاقات میں کیا باتیں ہوئیں اس پر وہ جج صاحب ہی روشنی ڈال سکتے ہیں جن سے ملاقات ہوئی تھی۔ کیونکہ ملاقات کرنے والے دونوں سرکردہ قادیانی لیڈر آنجہانی ہو چکے ہیں۔ تاہم یہ خبر شائع ہو جانے کے بعد تو جج صاحب نے ملاقات کی تردید کی اور نہ ہی قادیانیوں نے۔ بہرحال یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ قادیانیوں نے اس مقدمے میں خصوصی دلچسپی لی تھی بلکہ جس شخص کی گواہی سے بھٹو کے خلاف فیصلہ ہوا وہ (وعدہ معاف گواہ مسعود محمود) قادیانی تھا جب بھٹو صاحب کے خلاف فیصلہ ہوا تو قادیانیوں نے جھوٹے مدعی نبوت اور انگریز کے خودکاشتہ پودے مرزا قادیانی کی کتابوں کو کھنگالنا شروع کر دیا۔ شاید کوئی ایسا لفظ مل جائے جسے وہ الہام بنا کر جناب بھٹو صاحب پر چسپاں کر سکیں۔ بسیار تلاش کے بعد یہ جملہ ملا۔ "کلب یموت علی کلب" کا اور پھر اسے مرزا قادیانی کا الہام قرار دیا گیا۔ اس خود ساختہ اور من گھڑت الہام کو سچا ثابت کرنے کے لئے کتے کے عدد نکالے جو ۵۲ بنتے ہیں اور پھر اسے بھٹو مرحوم پر چسپاں کر دیا۔ حالانکہ یہ الہام نہیں بلکہ مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے مرزا محمود کو کسی شرارت پر چڑ کا ہو گا اور کہہ دیا ہو گا کہ "یہ کتا ہے کتے کی موت مرے گا"۔ ماں باپ خواہ مسلمان ہوں یا مرزا قادیانی کی طرح کافر مرتد اور زندیق ہوں ان کی بددعا اکثر و بیشتر اولاد کے بارے میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی اس بددعا نے (جسے الہام بنا دیا گیا) اپنا اثر دکھایا اور مرزا محمود گیارہ سال تک خارش زدہ باؤلے کتے کی طرح ایک علیحدہ کمرے میں قید رہا جس کے ساتھ کسی کو ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ آخری دنوں میں تو اس کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ کتے کی طرح بھونکتا تھا چونکہ مرزا محمود کی عمر باون سال تھی اور کلب کے عدد بھی ۵۲ ہوتے ہیں لہٰذا یہ بددعا مرزا محمود کو لگی اور وہ کتے کے عدد پر مر گیا۔ قادیانیوں کا بھٹو کے خلاف فیصلہ کے بارے میں جو نقطہ نظر تھا وہ مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ کے ایک انٹرویو کی صورت میں آتش فشاں لاہور میں شائع ہو چکا ہے۔ آج جبکہ پیپلز پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آ گئی ہے تو قادیانی پھر آزاد ہو گئے ہیں اور من مانی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ تحریر و تقریر کی آزادی کے ساتھ ان مسلمانوں کے قاتلوں اور منزل گاہ سکھر کی جامع مسجد میں بم پھینک کر اس کی بے حرمتی کرنے والے مجرموں کی سزائے موت ختم کر دی گئی ہے۔ روڑ ضلع نواب شاہ میں تو اتنی جرأت کا مظاہرہ کیا کہ قادیانی مبلغ کے لڑکے نے ایک مسلمان نوجوان کو قتل کر دیا۔

بہرحال وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اگر اپنے باپ کے اصل قاتلوں کو کسی سیاسی مصلحت کے تحت نظر انداز کرتی ہیں تو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ لیکن قادیانی بھٹو کے اصل قاتل ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کی وحدت و سالمیت کے بھی دشمن ہیں کیونکہ وہ اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ رکھتے ہیں۔ نیز ان کے مرزا قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں گندے عقائد، مثلاً مرزا قادیانی ملعون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر سمجھنا، عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد، خنزیر اور مسلمان خواتین کو کتیوں سے بدتر قرار دینا، انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی توہین کرنا مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہیں۔ حکومت ایک طرف ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کا دعویٰ کر رہی ہے اور دوسری طرف جناب بھٹو کے دور میں متفقہ طور پر بنائے گئے آئین کے باغیوں کو آزادی بھی دے رہی ہے۔ قوم کو بتایا جائے کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے اور پیپلز پارٹی کا قادیانیوں سے کیا رشتہ ہے؟

ہم یہ بات حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے کوئی سیاسی عزائم نہیں قادیانیوں کی شر انگیزیوں کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرنا سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ خالصتاً

اسلامی مطالبہ ہے جس پر حکومت کو فوراً توجہ دینی چاہیے ورنہ اگر حالات خراب ہو گئے تو اس کی ذمہ داری پیپلز پارٹی اور حکومت پر عائد ہو گی۔

اب ہم مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ کے انٹرویو کا اقتباس وزیر اعظم کی توجہ کے لئے پیش کر رہے ہیں جس میں جناب بھٹو مرحوم کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی گئی ہے؟

بھٹو صاحب کی سزائے موت پر قادیانی تبصرہ

وزیر اعظم کی توجہ کے لئے ظفر اللہ چوہدری کے انٹرویو سے اقتباس

س :۔ آپ کے ہم عقیدہ اس بات کا بہت ذکر کرتے ہیں کہ آپ کے بانی سلسلہ کی اس سلسلے میں کوئی پیش گوئی ہے کہ ایک شخص آئے گا وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا اور اس کا یہ حال ہو گا۔

ج :۔ میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، بھٹو صاحب کی سپریم کورٹ سے اپیل خارج ہوئی تھی ۶ فروری ۱۹۷۹ء کو۔ شیخ اعجاز احمد کے چچا زاد بھائی اور علامہ اقبال کے صاحبزادے جسٹس جاوید اقبال نے شیخ اعجاز احمد چوہدری بشیر احمد اور مجھے ۸ فروری ۱۹۷۹ء کو دوپہر کے کھانے پر بلوایا ہوا تھا۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کے خسر بھی وہاں تھے۔ بس اتنے ہی تھے۔ کھانے سے پہلے ہم برآمدے میں تھے۔ کھانے کے لئے اندر چلے گئے۔ کھانا ختم ہوا۔ یہ سب لوگ باہر چلے گئے۔ تو مولوی مشتاق حسین وہیں ہاتھ دھونے لگے۔ مولوی صاحب کو بڑی فکر تھی کہ اگر یہ اپیل منظور ہو گئی میرے فیصلے کے خلاف تو پھر میری کوئی جگہ نہیں۔ مولوی صاحب نے جب ہاتھ دھو لیے تو میں نے ان سے کہا، مولوی صاحب مجھے سپریم کورٹ کے ساتھ ایک شکوہ ہے انہوں نے کہا، کیا، میں نے کہا پرسوں اپیل خارج ہوئی ہے اور پرسوں میرا یوم پیدائش تھا۔ ایسی منحوس بات میرے یوم پیدائش پر ہوئی۔ خیر یہ مذاق کی بات تھی۔ اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں ایک بات آپ سے کہتا ہوں آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ اگر آپ کو خیال ہو کہ شاید بھول جائیں تو جا کر نوٹ کر لیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے مہلت دی تو میں آئندہ سال چھ فروری کو بھی یہیں ہوں گا۔ اگر اس وقت بھٹو زندہ ہوا تو آپ مجھے ٹیلی فون کر دیں کہ ظفر اللہ خان جو بات تو نے مجھ سے کہی تھی وہ ٹھیک نہیں نکلی۔ اور اگر یہ مر گیا تو آپ ٹیلی فون کر دیں کہ بات ٹھیک نکلی۔ آج شام میں آپ کے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔ اور بتاؤں گا کس بنا پر تم نے مجھ سے یہ بات کہی تھی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اچھی بات، مجھے یاد رہے گا۔ میں نے کہا، میں نہیں یہ کہتا کہ یہ پھانسی لگے گا یا خود کشی کرے گا۔ یا اس پر بجلی گرے گی یا بیماری سے مر جائے گا۔ لیکن اپنی عمر کے ۵۲ ویں سال کے دوران زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ جب اس کی عمر ۵۱ ویں سالگرہ (۵ جنوری ۱۹۷۹ء) ہوئی تو بیگم بھٹو نے بڑے سے بڑے کیک پر مٹھائی سے جیل کی شکل بنائی تھی۔ اور ایک چمچ کسی کے ساتھ اسے توڑا کہ اس طرح گویا ہم ان کو جیل سے نکال لیں گے۔ خیر، تو جب میں دوسرے سال ۱۹۸۰ء میں یہاں آیا تو مولوی مشتاق حسین صاحب ۶ فروری سے پہلے ہی تشریف لے آئے۔ بیٹھتے ہی بولے، بتاؤ وہ بات۔ میں نے کہا کھانے کے کمرے میں چلیں گے آرام سے بیٹھیں گے۔ بات شروع ہو تو میں نے ان سے کہا کہ میں اول تو قرآن کریم کی دو آیات کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ وہاں اس قسم کے لوگوں کا انجام ایسے طور پر درج ہے۔ بالکل اس واقعہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے سورۃ ابراہیم کی آیات میں تیرہ اور چودہ۔ میں نے وہ آیات سنا کر کہا یہ تو ہے اللہ تعالیٰ کا اصول۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس کے بعض فیچر بالکل لفظاً اس پر چسپاں ہوتے ہیں پھر میں نے انہیں وہ الہام بتایا جو ہمارے بانی سلسلہ کو ہوا تھا۔ جو ۱۸۹۱ء میں چھپا بھی تھا۔ اس کے الفاظ تھے کلب یموت علی کلب۔ کتا ہے۔ کتے کے لفظ کے اعداد پر مر جائے گا۔ تو ک کے اعداد ہیں بیس، ل کے تیس، ب کے دو، مولوی صاحب نے کہا یہ دونوں حوالے مجھے نکال دو۔

س :۔ بس اتنا ہی مزید کچھ نہیں؟

ج :۔ آگے اس کی وضاحت بھی آپ نے کی کہ اس کے باون لفظ بنتے ہیں۔ باون برس میں قدم رکھے گا اور مر جائے گا۔

س :۔ کسی فرد کا نام لے کر نشاندہی نہیں کی اور نہ کسی قسم کی کوئی تفصیل ہے کہ وہ آپ لوگوں کو اقلیت قرار دے گا یا نقصان پہنچائے گا!

ج :۔ نہیں بس اتنا ہی جتنا میں کہہ چکا ہوں۔

س :۔ پھر تو آپ لوگوں کا محض یہ اندازہ ہے کہ یہ پیش گوئی بھٹو کے متعلق ہے۔

ج :۔ کراچی کے کسی اخبار میں چھپا بھی تھا کہ کم سے کم اس کو ایک سال کی مہلت دے دینی چاہیئے ورنہ مرزائی کہیں گے۔ ہماری پیش گوئی پوری ہو گئی۔

باقی صفحہ ۳۰

مصائب پر صبر کرنے کے فضائل

قسط 2

تحریر: حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

فائدہ! یہ آیتیں اس پر تنبیہ ہیں کہ بعض مسلمانوں نے بعض کافروں کو جو اپنے کو مسلمان بتاتے تھے مال غنیمت کے شوق میں قتل کر دیا تھا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ محض دنیا کمبخت کا مال کمانے کے لئے یہ ناپاک حرکت کی گئی، بہت سی احادیث میں ان واقعات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک مسلمان نے ایک کافر پر حملہ کیا اس نے جلدی سے کلمہ پڑھ لیا۔ اُس مسلمان نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا۔ حضورؐ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو حضورؐ نے اس مسلمان سے مطالبہ کیا اس نے یہ معذرت کی کہ اس شخص نے محض ڈر کی وجہ سے کلمہ پڑھا تھا حضورؐ نے فرمایا کہ تو نے اس کے دل کو چیر کے دیکھ لیا تھا کہ اس نے ڈر کی وجہ سے پڑھا ہے! اس کے بعد اس مسلمان کی موت بہت بُری طرح سے ہوئی۔ (درمنثور)

حق تعالیٰ شانہٗ نے حُدود سے تجاوز کی اجازت کسی جگہ نہیں دی، دوسرا مضمون شروع ہو جائے گا۔ اس لئے اس کو نہیں لکھتا لیکن محض دنیوی اغراض کی وجہ سے کفار پر زیادتی کی بھی شریعت ہرگز اجازت نہیں دیتی، بہت سی آیات، بہت سی روایات اس مضمون میں وارد ہیں سورۂ مائدہ کے شروع میں حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے

ترجمہ: یعنی کفار مکہ نے جو تم کو عمرہ حدیبیہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا اور بغیر عمرہ کے تم کو مکہ مکرمہ کے قریب سے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا اس کا غصہ تم کو حدود سے نہ نکلنے دے۔ ایسا ہرگز نہ ہو کہ تم تعدی کرنے لگو۔ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور گناہ اور ظلم میں کسی کی اعانت نہ کرو" اسی سورت شریف کے دوسرے رکوع میں ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ اے مسلمانو تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس کے احکام کی پوری پابندی کرنے والے رہو اور دیکھیں نوبت آجائے تو گواہی انصاف کے ساتھ دو کسی قوم کے ساتھ عداوت تم کو عدل و انصاف سے نہ ہٹا دے غرض بہت سی جگہ ان امور پر تنبیہ کی گئی، دنیا کی محبت آدمی کی عقل کو بھی بیکار کر دیتی ہے۔

۸۔ ترجمہ۔ اور دنیوی زندگی کچھ بھی نہیں ہے، بجز لہو و لعب کے اور آخرت کا گھر متقیوں کے لئے بہتر ہے کیا تمہیں عقل نہیں ہے" (جو ایسی صاف واضح بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ دنیا کے اس لہو و لعب کو آخرت کی عمدہ زندگی سے کچھ بھی مناسبت نہیں)

۹۔ (انعام ع ۸) ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش (یکسو اور علیحدہ) رہو جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

۱۰۔ ترجمہ۔ اور تم ہمارے پاس (مرنے کے بعد) تنہا تنہا ہو کر آ گئے جس طرح ہم نے تم کو دنیا میں اول مرتبہ پیدا کیا تھا (کہ ہر شخص الگ الگ پیدا ہوتا تھا) اور جو کچھ ہم نے تم کو (دنیا میں مال و متاع ساز و سامان) عطا کیا تھا اس کو وہیں چھوڑ آئے"۔

فائدہ۔ یعنی جس طرح آدمی ماں کے پیٹ سے بغیر مال متاع پیدا ہوتا ہے اسی طرح قبر کی گود میں تن تنہا جاتا ہے یہ سب کچھ مال و متاع یہاں کا یہاں ہی رہ جائے گا بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنی زندگی میں جمع کرا دیا ہو کہ وہ سب جمع شدہ مال وہاں پورا کا پورا مل جائے گا بلکہ سرکاری خزانے سے اس میں اضافہ بھی ملے گا۔

۱۱۔ ترجمہ۔ اور دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے"

۱۲۔ ترجمہ۔ پس (نیک بندوں کے بعد) ایسے لوگ اُن کے جانشین ہوئے کہ کتاب کو اُن سے حاصل کیا (لیکن ایسے حرام خور ہیں کہ کتاب کے احکام کے بدلہ میں) اس دنیائے دُنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری ضرور مغفرت ہو جائے گی (کیونکہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں)"

۱۳۔ ترجمہ۔ اور آخرت کا گھر بہتر ہے متقی لوگوں کے واسطے، کیا تم بالکل عقل نہیں رکھتے (جو ایسی کھلی ہوئی صاف بات بھی نہیں سمجھتے)"

۱۴۔ ترجمہ۔ تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے (تاکہ ہم اس کا امتحان کریں کہ کون شخص اُن کی محبت کو ترجیح دیتا ہے۔ دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی کے لئے کارآمد بناتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

۱۵۔ ترجمہ، تم تو دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ شانہٗ (تم سے) آخرت کو چاہتے ہیں یعنی یہ کہ آخرت کی فکر میں رہو اس کی تیاری میں ہر وقت مشغول رہو۔"

۱۶۔ ترجمہ۔ کیا تم لوگ آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے۔ دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے"۔

۱۷۔ ترجمہ۔ جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے اور وہ دنیاوی زندگی پر راضی ہو گئے اور اس سے انہیں اطمینان حاصل ہو گیا اور جو لوگ ہماری تنبیہوں سے غافل ہو گئے ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ان کے اعمال کی وجہ سے جہنم ہے۔"

۱۸۔ ترجمہ۔ اے لوگو! سُن لو، یہ تمہاری سرکشی تمہارے لئے وبال ہونے والی ہے، دنیوی زندگی میں (چند روز اس سے) نفع اٹھا رہے ہو پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو جتلا دیں گے پس دنیاوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اُس پانی سے زمین کی نباتات (زمین سے اگنے والی

چیزیں) جن کو آدمی اور جانور کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلے، یہاں تک کہ جب زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہو گئی (یعنی پیداوار سبزہ وغیرہ خوب شباب پر ہو گیا) اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ ہم اس پیداوار پر بالکل قابض ہو چکے ہیں تو ایک دم اس پیداوار پر ہماری طرف سے دن میں یا رات میں کوئی حادثہ پڑا (پالا، ٹڈی وغیرہ) پس ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا وہ کل یہاں موجود ہی نہ تھی (یہی حالت بعینہٖ اس دُنیا کی زندگی اور اس کی رونق اور زیب و زینت کی ہے کہ وہ اپنے پورے شباب اور کامل زیب و زینت کے باوجود دم کے دم میں ایسی زائل ہو جاتی ہے کہ گویا تھی ہی نہیں) اسی طرح ہم آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے جو سوچتے ہیں (اور جو سوچنے کا ارادہ نہیں کرتا وہ کیا سمجھتے) اور (جب دنیا کی اور اس کی زیب و زینت کی یہ حالت ہے کہ ناپائیدار اور خطرہ کی چیز ہے پس اسی لئے) حق تعالیٰ شانہٗ تم کو دار البقاء (جو گھر پائیدار ہے اور اس کو کوئی خطرہ نہیں ہے) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے براہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔"

۱۹۔ ترجمہ۔ (پہلے سے قرآن پاک کی خوبیاں بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے) آپ کہہ دیجئے (کہ جب قرآن پاک ایسی چیز ہے) پس لوگوں کو خدا کے انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے (کہ اس نے اتنی بڑی دولت ہم کو عطا فرمائی) وہ (اس دنیا سے بدرجہا) بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں (اس لئے کہ دنیا کا نفع بہت تھوڑا اور بہت جلد زائل ہو جانے والا ہے اور قرآن پاک کا نفع بہت زیادہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۲۰۔ ترجمہ۔ جو شخص (اپنے نیک اعمال سے) دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے (جیسے مال و متاع یا شہرت و نیک نامی وغیرہ) ہم ان لوگوں کے اعمال (کا بدلہ) ان کو دنیا ہی میں پورے طور پر بھگتا دیتے ہیں اور ان کے لئے دنیا میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ آخرت میں سب کا سب بیکار ثابت ہوگا۔ اور (حقیقت میں) یہ جو کچھ کر رہے ہیں، سب باطل (بیکار) ہے۔

۲۱۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے (رحمت اور غضب کا یہ مدار نہیں ہے) یہ لوگ دنیاوی زندگی پر خوش ہوتے ہیں (اور اس کی عیش و عشرت، راحت آرام پر اتراتے ہیں) حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی ایک متاع قلیل ہے (کچھ بھی نہیں ہے) چند روزہ زندگی کے دن کاٹنے ہیں جس طرح بھی گزر جائیں"

۲۲۔ ترجمہ۔ آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اُس (زیب و زینت) اور مال و متاع، راحت و آرام) کو جو ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو (اہل کتاب ہوں یا مشرکین) دے رکھا ہے برتنے کے لئے (کہ چند روز کے فوائد اس سے اٹھا لیں اور پھر یہ سب کچھ فنا ہو جائے گا)"

۲۳۔ ترجمہ۔ جو کچھ تمہارے پاس (دنیا میں) ہے وہ ایک دن) ختم ہو جائے گا۔ (خواہ وہ جاتا رہے یا تم مر جاؤ، دونوں حال میں ختم ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والی چیز ہے۔

۲۴۔ ترجمہ۔ یہ (جو عذاب اوپر کی آیات میں ذکر کیا گیا) اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے دنیاوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں محبوب رکھا۔

۲۵۔ ترجمہ۔ "جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے (اور اپنی کوشش اور اعمال کا ثمرہ صرف دنیا ہی میں چاہتا ہے) ہم اس کو دنیا میں جتنا چاہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں (نہ یہ ضروری ہے کہ ہر شخص کو دے دیں جس کو ہمارا دل چاہتا ہے دیتے ہیں اور جس کو دیتے ہیں اس کو بھی یہ ضروری نہیں کہ جتنا وہ مانگے سب دے دیں، جتنا ہمارا دل چاہتا ہے دیتے ہیں) پھر آخرت میں اس کے لئے جہنم تجویز کر دیتے ہیں کہ وہ اس میں بدحال راندہ ہو کر جلتا رہے گا اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے اور اس کے لئے جیسی کوشش کرنا چاہئے کرے بشرطیکہ وہ مومن ہو۔ ایسے لوگوں کی کوشش اللہ کے یہاں مقبول ہے، ہر فریق کی (دنیادار ہو یا دیندار) آپ کے رب کی عطا میں سے ہم مدد کرتے ہیں اور آپ کے رب کی (یہ دنیاوی عطا) کسی سے بھی بند نہیں کی گئی آپ خود ہی دیکھ لیں کہ اس دنیاوی عطا میں ہم نے ایک کو دوسرے پر (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر) کیسی فوقیت دے رکھی ہے (آپ اس سے خود ہی اندازہ کر لیں گے کہ عطا کسی اور کی طرف سے ہے کہ ایک شخص کو کوشش سے بھی بہت کم ملتا ہے اور دوسرا بغیر کوشش کے بھی بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے) اور آخرت (جو مخصوص ہے ایمان کے ساتھ اس دنیا سے) درجوں کے اعتبار سے بہت بڑی ہے۔ اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔"

۲۶۔ ترجمہ۔ آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی مثال بیان کیجئے۔ وہ ایسی ہے جیسا کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا ہو

برسایا ہو۔ پھر اس کی وجہ سے زمین کے نباتات (پیداوار) خوب گنجان ہو گئے ہوں پھر (خوب سرسبز و شاداب ہو کر یک دم کسی حادثہ سے خشک ہو کر) ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوا اڑائے اڑائے پھرتی ہو (بالکل یہی حالت دنیاوی زندگی اور اس کی عیش و عشرت اور مال و متاع کی ہے کہ آج سب کچھ ہے اور ایک دم کوئی مصیبت آئے تو کچھ بھی نہ رہا اور اب تو زمانہ اس کو اپنی آنکھوں سے خوب ہی دیکھ رہا ہے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (جب چاہے جس کو چاہے امیر بنا دے جس کو چاہے ککھ پتی سے فقیر بنا دے جس کو چاہے صاحب اولاد کر دے اور جس کو چاہے بڑی اولاد اور کنبہ والا ہونے پر دم کے دم میں اکیلا کر دے تو یہ سمجھ لو کہ) مال اور اولاد دنیوی زندگی کی صرف ایک رونق ہے

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ کی ایک جھلک

غلام فرید شاکر ۔ کوٹ ادو

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ اخلاق اعلیٰ پر خلق کئے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات، سیرت و صورت گفتار و کردار اعلیٰ ہونے کے باوجود اخلاق بشری میں بھی شجاعت، شہامت، سخاوت و حلم، تحمل و توکل، استقامت، الفت و پیار، زہد و اتقا عبادت و دیانت تمام اخلاق فاضلہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ کا پایہ اعلیٰ و ارفع تھا۔ آپ کے تمام اخلاق حسنہ فرمان الٰہی کے تابع اور قرآن شریف کے مطابق تھے۔ اللہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ کی نظیر دنیا میں کسی شخص کی زندگی میں ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ بجز اس ذات مقدس کے جو رسولوں کا سردار نبیوں کا خاتم اور سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر آیا۔ ساقیٔ کوثر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نہ کسی پر لعنت کرتے اور نہ کسی سے گالی گلوچ کرتے۔ اگر کبھی غصہ آجاتا تو بس اتنا فرماتے کہ اس کی پیشانی خاک آلود ہو جاوے۔ برائی کے مقابلہ میں برائی نہ کرتے بلکہ سخت سے سخت جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیتے۔ غریبوں، یتیموں، مسکینوں سے محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ اور ان کے مفلس ہونے کی وجہ سے کبھی حقیر نہ سمجھتے بلکہ ہر امیر غریب امیر غلام آزاد کی دعوت کھلے طور پر قبول فرماتے۔ اہل شرف و عزت کی توقیر اس کے مرتبہ کے مطابق کرتے کوئی شخص ہدیہ لاتا تو اس کو قبول فرما لیتے۔ بلکہ اکثر اس کا بدلہ اس ہدیہ سے بھی زیادہ دیتے تھے۔ انکساری کا یہ عالم کہ آپ نے فرمایا مجھے حضرت یونسؑ پیغمبر پر ترجیح نہ دو۔ ورع اور اتقا کا یہ حال کہ آپؐ نے بیعت کے وقت بھی کبھی اجنبی عورت کے ہاتھ میں ہاتھ تک نہیں دیا۔ اور نہ خلوت میں کسی غیر عورت سے بات چیت کی۔ شرم و حیا کا یہ حال کہ آپؐ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ آپؐ کی وضع اور خندہ روئی بے مثال و باوقار تھی۔ جو شخص دفعۃً آپؐ کو دیکھتا ہیبت کھا جاتا۔ مگر جب زیارت سے مشرف ہو کر بات چیت کرتا تو آپؐ کی محبت و کشش اس کے دل میں سما جاتی۔ آپؐ سلام کرنے میں بھی پہل کرتے اس بات کے منتظر نہ رہتے کہ دوسرا مجھے پہلے سلام کرے لڑکوں پر بھی گذر ہوتا تو ان کو بھی سلام کرتے ہر ایک شخص سے کشادہ پیشانی اور خندہ روئی سے ملتے جو کوئی آپ کو پکارتا۔ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوتے اور لبیک کا جواب مرحمت فرماتے جو شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ہرگز نہ چھڑاتے۔ مدینہ کی لونڈی عورتیں کام کے لئے ساتھ لے جاتیں۔ آپؐ ان کے ساتھ جا کر کام کاج کر دیتے آپ کی خدمت اقدس میں پانی کے برتن باعث برکت کے لئے ملائے جاتے حالانکہ سخت سردیوں کا موسم ہوتا پھر بھی اپنا ہاتھ مبارک ان برتنوں میں ڈال دیتے ہرگز انکار نہ فرماتے۔ رحمت کی یہ شان تھی کہ ایک شخص کو آپ کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ وہ آپؐ کے رعب و جلال کو دیکھ کر کانپنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا اے شخص مت ڈر میں بادشاہ نہیں ہوں بلکہ میں تو قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ عدالت میں ایسے انصاف پسند کہ حدود الٰہی میں کبھی آپ نے مجرموں پر رحم نہیں کیا۔ اگر کوئی ذاتی بات ہوتی تو معاف فرما دیتے۔ استقامت کا یہ عالم کہ کبھی آپؐ کے پائے استقلال میں جنبش تک نہیں۔

عرب ساری قومیں جمیع مذاہب باطلہ آپؐ کے مخالف تھے مگر کبھی آپؐ نے پرواہ تک نہیں کی۔ دیانت و امانت میں ایسے بے نظیر کہ اعلان نبوت سے پہلے ہی سے سارے عرب میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے آپ کی عفت و عصمت اور اخلاق اعلیٰ کے دوست تو دوست دشمن بھی قائل تھے۔ الغرض آپؐ میں ایسے اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق بدرجہ اتم موجود تھے جن کی نظیر دنیا میں ہرگز کسی بشر میں ممکن نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔

(ماخوذ از محمد ابرار گ قرنی قصہ مختصر)

چار یار ۔۔۔۔ تنویر پھول

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ۔۔ یہ ہیں وہ چار یارانِ پیغمبرؐ
کہ جو اسلام کے محکم ستون ہیں ۔۔ یہاں کسریٰ و قیصر سرنگوں ہیں
محمدؐ پر فدا صدیق اکبرؓ ۔۔ رہے جو غار میں دمساز سرورؐ
بہت ہیں پارسا فاروق اعظمؓ ۔۔ جو ہیں انصاف میں مشہور عالم
حیا کے پتلے عثمانؓ غنیؓ ہیں ۔۔ جو ذوالنورین ہیں بے حد سخی ہیں
علی المرتضیٰؓ شیر خدا ہیں ۔۔ کہ بے شک جو امام الاولیا ہیں
ہیں ان کے دم سے یہ مہکی فضائیں ۔۔ یہ ہیں ماہ رسالتؐ کی شعاعیں
مٹایا ظلمت باطل کو یکسر ۔۔ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
دلِ مومن میں ہے ان کی محبت ۔۔ یہ چاروں ہیں انجم ماہِ نبوت

یہی ہیں چار یار شاہؐ ذیشان
ہے ان چاروں پہ دل سے پھول قربان

حضرت عثمانؓ بن عفان کون تھے؟

قاری مسعود الحسن انجم، قصور

نام ونسب وخاندان: ۔ عثمان نام، ابوعبداللہ اور ابوعمرو کنیت، ذوالنورین لقب، والد کا نام عفان والدہ کا نام اروی تھا۔ والد کی طرف سے پورا سلسلۂ نسب یہ ہے۔ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف ۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں عبدمناف پر آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے حضرت عثمانؓ کی نانی بیضا ام الحکیم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی سگی بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اس لئے وہ ماں کی طرف سے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں (فتح الباری کتاب المناقب) آپ کو ذوالنورین (دو نوروں والا) اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین وہ شخصیت تھے ۔

(۱) جن کو ایمانی دولت فاروق اعظمؓ ابوعبیدہ بن جراحؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے پہلے نصیب ہوئی۔

(۲) جن کو اسلام لانے سے پہلے بھی اہل مکہ قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔

(۳) حیا و شرم اور ثروت و سخاوت جن کی ضرب المثل تھی ۔

(۴) جن کو صدیق اکبرؓ کی طرح دور کفر میں نہ بت پرستی کرتے دیکھا گیا اور نہ ہی شراب پیتے ۔

(۵) جو ایمان لانے کے بعد استقلال و استقامت کے پہاڑ بن گئے ۔ ایک مرتبہ جب ان کے چچا حکم بن العاص نے ستون سے باندھ کر ترک اسلام کا حکم کیا تو یکسر انکار کر دیا۔

(۶) جن کو ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے بعد دنیا کائنات میں سب سے پہلے اہل بیت سمیت ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۷) غزوۂ تبوک میں امداد دینے پر جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا ”اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔

(۸) جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دن کے فاقے کی خبر سن کر آٹے اور گندم اور چھواروں کی متعدد بوریاں اور ایک سالم بکری کا گوشت اور تین صد روپیہ نقد دربار نبوی میں بھیج دیا۔

(۹) جنہوں نے طعام کی تیاری کی تکلیف کا تصور کر کے صرف اس خدمت پر اکتفا نہ کیا بلکہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت تیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا۔

(۱۰) جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نجی خطوط کے جوابات لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

(۱۱) جو عبادت کے اس قدر شائق تھے کہ کوئی رات بغیر ختم قرآن شریف کے نہ گزرتی تھی۔

(۱۲) رات کو اکثر حصہ دربار کبریا میں ادائے نفل کی صورت میں جاگتے رہنا جن کا شعار تھا۔

(۱۳) جو رقیق القلب اس قدر تھے کہ آنکھوں سے اکثر اوقات آنسو جاری ہو جاتے تھے ۔

(۱۴) جو عذاب قبر کی بات سنتے تو رو رو کر آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر کر لیتے ۔

(۱۵) ایام ممنوعہ کے بغیر کبھی روزہ کا ناغہ نہ کرتے تھے

(۱۶) جنہوں نے قحط سالی کے ایام میں ایک ہزار اونٹ غلہ منگوا کر فقراء مدینہ میں تقسیم کر کے رب العلمین کی خوشنودی حاصل کی۔ (ازالۃ الخفاء)

(۱۷) اس سخاوت کے بدلے میں حضرت ابن عباسؓ جن کے لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہشتی حور کی خوشخبری فرمائی۔

(۱۸) غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپیل کے نتیجہ میں جنہوں نے پہلی دفعہ ایک سو اونٹ دوسری دفعہ دو سو اونٹ اور تیسری مرتبہ تین سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔

(۱۹) جنہوں نے فقط اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ چوتھی اپیل پر ایک ہزار اشرفیاں گھر سے لا کر خدمت میں پیش کر دیں۔

(۲۰) اس امداد پر جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمانؓ جو چاہیں کریں کوئی کام ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(۲۱) جنہوں نے نادیدہ دانستہ غلام کا کان اگر مروڑ دیا تو پھر اس کے سامنے اپنا کان پیش کر دیا تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔

(۲۲) جن کے دور خلافت میں قیصر روم کا نشان تک مٹ گیا۔

(۲۳) جن کی معاہدانہ کوششوں سے عیسائیت کا جسم بے جان ہو گیا۔

(۲۴) جن کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں خراسان، جوین، بیہق، فیروزآباد، شیراز، طوس، نیشاپور، ہرات، بلخ وغیرہ اسلام کے قبضہ میں آئے (مستدرک حاکم)

(۲۵) جن کی خبر شہادت دیتے ہوئے حبیب کبریاؐ نے فرمایا خدا کی تلوار نیام میں رہے گی جب تک عثمانؓ زندہ ہیں۔

(۲۶) جن کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں اپنا رفیق قرار دیا۔ (ترمذی)

(۲۷) جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل ہوا (نہج البلاغہ ص ۱۸۲، حیاۃ القلوب ج ۲ ص ۵۶۱)

(۲۹) جن کے دستِ حق پرست کو سرورِ کائنات ﷺ نے اپنا ہاتھ قرار دیا۔ (تفسیر مدارک)

(۳۰) جن کے انتظار میں صحابہ کرامؓ سمیت فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بے قرار نظر آئے (غزوات حیدری)

(۳۱) جن کی حیاء و شرم کا اقرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۳۲) جن کی طبیعت میں نرمی فطری طور پر رکھی گئی تھی۔

(۳۳) جنہوں نے لسانی حرارت کے باوجود امیر خلافت کسی کے سپرد نہ کیا (تاریخ اسلام)

(۳۴) جن کو شہادت کی خبر حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں سنا دی۔

(۳۵) جن کے متعلق جبل احد پر چڑھ کر فرمایا اے احد ٹھہر جا تجھ پر نبی صدیقؓ دو شہید سوار ہیں (مشکوٰۃ شریف)

(۳۶) جن کے حق میں حضور نبی خاتم النبیینؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔

(۳۷) جنہوں نے عمال کی بدانتظامیوں کے حالات سن کر عمال کو حق پر عمل کرنے کی تشدد سے تلقین کی۔

(۳۸) جنہوں نے مسجد نبویؐ میں کھڑے ہو کر پبلک کے سامنے عذر خواہی کے بعد اہل مدینہ کے مشورے سے اکابر صحابہؓ پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا۔

(۳۹) جو ذی النورین کے لقب سے چار دانگ عالم میں مشہور ہوئے (نہج البلاغہ ج ۲ ص ۸۴)

(۴۰) جن کے علم و فضل کا اقرار سیدنا علیؓ نے کیا (نہج البلاغہ ص ۸۴ ج ۲)

(۴۱) جن کے دربِ دولت پر سیدنا علیؓ لوگوں کے وکیل بن کر آئے۔ اور پُرادب الفاظ استعمال فرمائے (نہج البلاغہ صفحہ ۱۰۵ ج ۲)

(۴۲) جنہوں نے دنیا کے اندر قرآن کریم کی نشر و اشاعت فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا حتیٰ کہ جامع القرآن کے لقب سے ملقب ہوئے۔

(۴۳) جنہوں نے ہزاروں دشمنوں کے باوجود مدینہ منورہ کو مسلمانوں کے خون سے رنگین نہ ہونے دیا۔

(۴۴) جنہوں نے نظامِ خلافت کے تشنہ تکمیل گوشوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

(۴۵) جنہوں نے ایران خراسان آرمینیہ، آذربائیجان مصر اسکندریہ کی بغاوتوں کا استیصال کیا۔

(۴۶) جن کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کے حدود سندھ اور کابل سے لے کر یورپ کی سرحد تک وسیع ہو گئے۔

(۴۷) جن کے دورِ خلافت میں سپاہیوں کی تنخواہوں میں ایک ایک سو روپیہ کا اضافہ ہوا۔

(۴۸) جنہوں نے مفتوحہ علاقوں میں چھاؤنیاں قائم فرمائیں

(۴۹) جنہوں نے چراگاہوں میں مویشیوں کے لئے چشمے کھدوائے۔

(۵۰) جنہوں نے دفاتر کے لئے وسیع عمارتیں بنوائیں۔

(۵۱) جنہوں نے رعایا کی آسائش کے لئے سڑکیں پل اور مسافر خانے بنوائے۔

(۵۲) جنہوں نے مدینہ اور نجد کی راہ میں ایک سرائے تعمیر کرائی اور اس کے متعلق ایک بازار لگوایا۔

(۵۳) جنہوں نے ایک راستے پر میٹھے پانی کا کنواں کھدوایا۔

(۵۴) یہ سب ساری بہار عام اور رہبر عام جن کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔

(۵۵) جنہوں نے سیلاب کے خطرے کو دور کرنے کی خاطر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر مدری کے قریب بند تعمیر کرایا۔

(۵۶) جنہوں نے نہر کھدوا کر سیلاب کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔

(۵۷) جنہوں نے مسجد نبویؐ کی توسیع فرما کر مسجد کو ایک حسین جمیل عمارت میں تبدیل کر دیا۔

(۵۸) جن کے زمانہ اور اس سے پہلے اگر مسجد نبویؐ کا طول ایک سو چالیس گز اور عرض ایک سو بیس گز تھا تو آپ نے طول میں بیس گز اور عرض میں تیس گز کا اضافہ فرمایا۔

(۵۹) جنہوں نے التباس اور اختلاط کے خوف سے حفاظت قرآن کے جذب نفوِ قرآن کے اندر تعبیری نوٹس کو کھرچ دیا تاکہ قرآن تحریف و تزائید سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہو جائے۔

(۶۰) جنہوں نے مساجد کی آبادی کے لئے تنخواہ دار مؤذن مقرر فرمائے۔

(۶۱) جنہوں نے زمانہ نبوت میں کتابت قرآن کا کام کیا تو زمانہ خلافت میں تقریر خلافت کا کام کیا۔

(۶۲) مذہبی علوم میں جو سابق الغایات تھے۔

(۶۳) جو ایک ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے

(۶۴) جو روایت احادیث میں بڑے محتاط تھے۔

(۶۵) صحابہ کرامؓ میں جن کا مجتہد فیہ مسئلہ قابل استناد سمجھا جاتا تھا۔

(۶۶) جن کو علم میراث میں مہارت تامہ حاصل تھی۔

(۶۷) جو اپنے زمانہ میں میراث کے بڑے بڑے مشکل مسئلے حل فرمایا کرتے تھے۔

(۶۸) لاکھوں روپے کے مالک ہونے کے باوجود جن کا دامن قول کے برے نتائج سے آلودہ نہ ہوا۔

(۶۹) خشیت الٰہی کا اثر جن کے قلب پر اتنا تھا کہ آپ کا دل ہمیشہ خوف خدا سے معمور رہتا تھا۔

(۷۰) جن کا گزر اگر قبر پر ہو جاتا تو بے اختیار رونے لگ جاتے تھے اور داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔

(۷۱) جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں تو میں عثمانؓ کے نکاح میں دیتا رہتا۔

(۷۲) جو حضور علیہ السلام کی تھوڑی سی تکلیف دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے۔

(۷۳) جو حضور علیہ السلام کے چہرے اور پیشانی کو دیکھ کر آپ کا باطنی تقاضا معلوم کر لیتے تھے

(۷۴) جو اہل بیت کا فاقہ سہہ سکتے تھے۔

(۷۵) جنہوں نے اس ہاتھ کو ساری عمر ذہنی پلیدی کے

قریب نہ جانے دیا جس ہاتھ سے حضورؐ کی بیعت کی۔

(۷۶) جن کے مبارک نام پر سیدنا علیؓ نے اپنے دو صاحبزادوں کا نام عثمان، اصغر عثمان، اکبر رکھا (ابن سعد)

(۷۷) جنہوں نے دس لاکھ اشرفیاں راہ خدا میں وقف کر دیں۔ (ابن سعد)

(۷۸) جن کے پیشِ نظر ہر وقت فرمان رسول مقبولؐ رہتا تھا۔

(۷۹) جن کو جنگ بدر میں حاضر نہ ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام نے ان کو بدریوں نے حصہ عنایت فرمایا (مشکوٰۃ)

(۸۰) سینکڑوں بیواؤں اور یتیموں، اپنے غریب رشتہ داروں کو پالنا جن کا دستور العمل تھا۔

(۸۱) جنہوں نے چشم دید گواہ نہ مل سکنے کی وجہ سے مروان کو پبلک کے سپرد نہ کیا۔

(۸۲) جنہوں نے وعدہ شہادت کے لئے حلفیہ بیان دینے سے بھی انکار کر دیا۔

(۸۳) ہر جمعہ ایک غلام آزاد کرنا جن کا شعار تھا۔

(۸۴) جو علم عفو کے پیکر تھے۔

(۸۵) جو گستاخی کرنے والے کو منہ پر شرمسار نہ کرتے

(۸۶) جو لونڈیاں اور متعدد غلاموں کے باوجود اپنا کام خود کرتے تھے۔

(۱۷) جنہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر حضورؐ کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے طواف ترک کر دیا۔

(۸۸) جن کے اس خیال سے کفر کو ندامت لاحق ہوئی۔

(۸۹) جن کے اس فعل کی خبر حدیبیہ میں سرور کائناتؐ نے دی۔

(۹۰) جو نماز تہجد کے لئے پانی خود لے کر وضو فرماتے تھے

(۹۱) جن کی رات ذکر الٰہی میں کٹتی تو دن امور خلافت میں۔

(۹۲) جو خلافت سے پہلے اور اپنے دور خلافت میں غیر معمولی ثروت کی وجہ سے غنی کے نام سے مشہور کر دیئے گئے

فخرِ اسلام
شیخ القاری
عبد الباسط عبد الصمد
رحمۃ اللہ علیہ

——— قاری محمد اسلم غازی

سرخ ہماری ہی طرف ہے گردشِ ایام کا
ہر طرف اک در کھلا ہے پورشِ آلام کا
چل بسا ممتاز قاری عالمِ اسلام کا
ساری دنیا میں ہے شہرہ آج اس کے نام کا

اک صفِ ماتم بچھی ہے محفلِ قرآن میں
اب سفینہ اہلِ دل کا آ گیا طوفان میں

شیخ عبد الباسطِ مرحوم وہ فن کا امام
جس کے حُسنِ صورت کا گرویدہ ہے عالم تمام
خالقِ اکبر نے بخشا اس کو وہ اعلیٰ مقام
غیر مسلم بھی کیا کرتے تھے اس کا احترام

اب کسی کے پاس ایسا لحنِ قرآنی نہیں
آج اس دنیا میں اُس کا کوئی بھی ثانی نہیں

اُس کے غم میں بے کلی سی اک دلِ مضطر میں ہے
اس کا ماتم مسجدوں میں مدرسوں میں گھر میں ہے
اس کی آوازِ حسیں کی گونج بحر و بر میں ہے
اس کی رحلت سے اداسی آج دنیا بھر میں ہے

وقت کا بے مثل قاری اب جو دنیا میں نہیں
آج پہلا سا تموج اپنے دریا میں نہیں ا ا

ساری ملت ہو گئی ہے آج محوِ اضطراب
اٹھ گیا وہ قاریوں کا شیخ وہ عزت مآب
دیکھتے ہی دیکھتے کیسا ہوا یہ انقلاب
شیخِ قرآں نے کیا عُقبیٰ کا آخر انتخاب

واپسی اک دن مقرر اپنے جسم و جاں کی ہے
منزلِ آخر وہی دنیا میں ہر انساں کی ہے

ملتِ بیضا میں اپنی شان کا تنہا تھا تو
منفرد لہجہ ترا تجوید میں یکتا تھا تو ا ا
تیری مدحت کیا کروں میں کیا لکھوں کیسا تھا تو
لحنِ داؤدی لیے اس دور میں اترا تھا تو

معترف سارا زمانہ ہے ترے انداز کا
زندہ ہے جادو ہر اک دل میں تری آواز کا

نرم گفتاری

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

کی ایک نشری تقریر

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرم اور پاکیزہ گفتگو کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا (الکلمۃ الطیبۃ صدقۃ) پاکیزہ اور نرم گفتگو صدقہ اور باعث اجر ہے۔

زبان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اپنے مافی الضمیر کو دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ آپس کے معاملات طے کرنے اور میل جول کا ایک وسیلہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کو یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ (الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدینٰہ النجدین) (سورۃ البلد)

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے، اور ہم نے اس کو دونوں راہیں دکھادیں۔ (یعنی خیر و شر کی) اور سورۂ رحمٰن میں اس نعمت کا تذکرہ یوں فرمایا: (الرحمٰن علم القرآن۔ خلق الانسان علمہ البیان) رحمٰن ہی نے قرآن سکھایا اسی نے انسان کو پیدا کیا، اسی نے انسان کو بولنا اور کلام کرنا سکھایا۔

زبان اور گویائی کی قوت ایسی عظیم نعمت ہے کہ اس کے ذریعہ ایک طرف انسان اپنے رب سے اپنا تعلق جوڑتا ہے اور اس کے قریب ہوتا ہے، اور دوسری طرف اس کے ذریعہ انسانوں سے اپنے تعلقات خوشگوار بناتا ہے اور ان کے دلوں میں اپنے لئے جگہ بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے فرائض و واجبات کی پابندی اور محرمات کے اجتناب کے ساتھ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جائے اور اس کی کتاب قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے (کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علیٰ کل احیانہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد فرماتے تھے۔ اور اس نعمت گویائی کے ذریعہ انسانوں سے تعلقات خوشگوار رکھنے اور ان کے دلوں میں اپنا مقام بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ گفتگو میں نرمی اور پاکیزگی اختیار کی جائے اور درشت گوئی سخت اور غیر شائستہ کلام فحش گوئی سے پرہیز کیا جائے۔ نرم گفتگو اور خندہ پیشانی سے پیش آنے سے دل نرم ہوتے ہیں اور ان پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے برعکس سخت کلامی اور فحش گوئی سے دلوں میں نفرت اور عداوت کے جذبات بھڑکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرم گفتگو اور معاملات میں نرمی کا برتاؤ کرنے پر بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو خریدتے وقت نرمی اختیار کرے اور جو فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور جو اپنا حق طلب کرنے میں نرمی اختیار کرے۔

ظاہر ہے کہ آپس کے معاملات کا زیادہ دارومدار آپس کی گفتگو پر ہوتا ہے اور ایک مومن کی شان یہ ہے کہ لین دین کے معاملات میں نرم اور پاکیزہ زبان استعمال کرے تاکہ فریق ثانی پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں اور دلوں میں الفت باقی رہے مسلمان اگر اسلامی آداب کو جانے اور روزانہ کی زندگی میں ان کو بجالائے تو یقیناً وہ نرم گفتگو اور پاکیزہ کلام کا عادی بن سکتا ہے۔ مسلمان کو حکم ہے کہ جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو سب سے پہلے اسے پاکیزہ کلام سے خطاب کرے اور اسے (السلام علیکم) کہے۔ اور دوسرے کو حکم ہے کہ جواب میں وہ بھی نرم اور پاکیزہ الفاظ استعمال کرے۔ (وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ) کہے دو مسلمانوں کے درمیان گفتگو اور معاملات کی ابتداء اب ان نرم اور پاکیزہ الفاظ سے ہوگی تو یقیناً ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا اور امن کا پیغام ہے، تو یقیناً اس سے دلوں میں محبت پیدا ہوگی، اور معاملات درست ہوں گے اور ان میں آسانی پیدا ہوگی۔

اسی طرح اسلامی آداب یہ ہیں کہ جب اپنے سے بڑے کے ساتھ گفتگو ہو تو اس میں نرمی اور آداب کو ملحوظ رکھا جائے، اور جب اپنے سے چھوٹے کے ساتھ گفتگو ہو تو اس میں نرمی اور شفقت غالب ہونی چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کھاتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسی طرح اسلامی اخلاق کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اگر کسی جاہل اور بداخلاق سے واسطہ پڑجائے تو اپنے غصہ کو پیتے ہوئے صبر سے کام لے، اور اس کی بدکلامی کا جواب نرم اور پاکیزہ گفتگو سے دے۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ بعض اوقات دشمن دوست بن جائے گا۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مومن کی گفتگو ہمیشہ نرم اور پاکیزہ ہونی چاہیئے اور اسے جھوٹ سخت کلامی اور فحش گوئی سے اجتناب کرنا چاہیئے اور سخت غصہ اور اختلاف کی صورت میں بھی نرم اور پاکیزہ گفتگو کو نہ چھوڑے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ آداب بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اسلام کا مردِ مومن

تحریر: ـــــــــ سید فاروق ندیم

قرآن نے اہل ایمان کی کامیابیوں کو یقینی بناتے ہوئے یہ شرط عائد کی کہ وہ معیارِ ایمان پر پورے اتریں۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۞

”تم (باطل کی چیرہ دستیوں سے) نہ گھبراؤ، نہ خوف کھاؤ کہ تم ہی سربلند ہو، اگر تم صاحب ایمان ہو۔“

یعنی حالات کی تلخی یا وسائل کا فقدان مردِ مومن کا راستہ نہیں روک سکتے۔

وہ مردِ مومن!

جو پیکرِ خاکی ہو۔

مگر اس کی پرواز آفاقی ہو۔

وہ گفتار و کردار میں اللہ کی برہان ہو۔

قاری نظر آئے، قرآن میں گم ہو۔

وہ حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم۔

اور رزم حق و باطل میں بپھرتا ہوا طوفان ہو۔

اس کی ٹھوکروں میں سمرقند و بخارا کی زمین ہو۔

وہ بے زر ہو، مگر بالغ نظر ہو۔

وہ کارِ آشیاں بندی سے دور .....

مگر احساس و خوشئے وفا سے مخمور ہو۔

وہ موت سے نہیں بلکہ موت اس سے ڈرے۔

زمانہ اس کو نہیں، وہ زمانے کو مسخر کرے۔

جو خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جائے۔

مقامِ رنگ و بو کا راز پا جائے۔

برنگِ بحر ساحل آشنا ہو۔

مگر ......

کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جائے۔

اس کی جلوتوں میں مصطفائی جھلکے۔

اس کی خلوتوں میں کبریائی چمکے

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

ہاں ہاں! وہ مردِ مومن!

کہ سکندری، اس کی ٹھوکر میں ہو۔

قلندری اس کے جوہر میں ہو۔

علم اس کا زیور ہو۔

حلم اس کی چادر ہو۔

وفا اس کی ادا ہو۔

رضا اس کی جزا ہو۔

صداقت کا اس کا محل ہو۔

شہادت اس کی منزل ہو۔

دانش اس کی بستی ہو۔

عشق اس کی مستی ہو۔

باہوش ایسا کہ شام و سحر کو سمجھے۔

پرجوش ایسا کہ شمس و قمر کو پرکھے۔

وہ حکمت کا لقمان ہو۔

بصیرت کا بلالؓ و سلمانؓ ہو۔

وہ صاحب جذب و دروں ہو،

شریکِ زمرۂ لایحزنوں ہو۔

قلب حزیں رکھتا ہو۔

سوزِ یقیں رکھتا ہو۔

گفتار دلبرانہ

کردار قاہرانہ رکھتا ہو۔

نہ تاج و تخت میں نہ لشکر و سپاہ میں ہو۔

جو بات مردِ مومن کی بارگاہ میں ہو۔

وہ کمال تشنگی میں بھی جگر کا خون پی لے

مگر کسی کے سامنے دستِ طلب دراز نہ کرے۔

وہ خلوتوں میں کھلی ہو، صف بہ صف بھی۔

سر بہ سجدہ بھی ہو، سر بکف بھی۔

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز رکھتا ہو۔

وہ قادر کا بندہ ہو، مگر تقدیر کا نمائندہ ہو۔

سو کافر کی ہے پہچان کہ آفاق میں گم ہے!

مومن کی ہے یہ شان کہ گم اس میں ہیں آفاق

یہی اسلام کا وہ مردِ مومن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انتم الاعلون کی بشارت سنائی ہے۔

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مکاں محترم ہے مکیں محترم ہے
مدینہ کی ساری زمیں محترم ہے
منور ہیں گلیاں معطر فضا ہے
ہما دلربا دل نشیں محترم ہے
محبت نبی سے ہے مظہر دلا ایماں
بہ نسبت نبی ہر جبیں محترم ہے
ملی ان کے صدقے فضیلت بشر کو
انہیں کے سبب ہر کہیں محترم ہے
وہ گنبد خضریٰ کہ جس پر ہمیشہ
برستی گھٹا عنبریں محترم ہے
جو اُن سے کنارا گیا ہر نظر سے
ملا اُن سے جو بہتریں محترم ہے
ہے خاکِ شفا گرچہ مٹی بدر کی
مگر خاکِ بطحا کہیں محترم ہے
صحابہؓ سے رکھا اپنی نسبت کو قائم
مدح ان سے کی خلق آفریں محترم ہے
دکھائی مدینہ خدا التجا ہے
مدینہ کی بستی حسیں محترم ہے
رقم نعت کرتے رہو مصطفیٰؐ تم
وفاؔ نعت گو شاہِ دیں محترم ہے

مفتی یار محمد وفاؔ نقشبندی مجددی، قائد آباد خوشاب

1989 ختم نبوت کا سال

سعید الرحمٰن ثاقب ——— ترمن

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی عظمت کو دشمنِ اسلام کی تراشوں، سازشوں اور کسی دجال کی کوششوں سے مٹنے نہیں دیا اور یوں امت کا شیرازہ بکھرنے سے بچا لیا۔ مرزائیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی ۱۹۸۹ء اپنے سال کے طور پر منائیں گے۔ وہ کیوں منائیں گے۔ اور کیا منائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ چوتھی ختم نبوت کانفرنس لندن، اور ساتواں قرمی جلسہ صدیق آباد نہایت عقیدت و احترام، تزک و احتشام اور دینی جوش و خروش کے ساتھ منعقد ہو چکے ہیں۔ ناموس ختم نبوت کی محافظ اس جماعت پر دنیا بھر کے مسلمانوں کا اعتماد اور ایک قلیل عرصہ میں اس کرۂ ارض پر مقبولیت کا ریکارڈ، یہ سب کچھ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کی ایک دلیل ہے اور یہ امتیاز شاید دنیا کی کسی دوسری سیاسی، غیر سیاسی یا مذہبی جماعت کو حاصل نہیں۔ اگر کسی کے مستقبل کا اندازہ اس کے ماضی کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے تو الحمد للہ مجلس کا ماضی شاندار ہے۔ اور تب سے اب تک مجلس نے عظیم الشان دینی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اس کا اٹھنے والا ہر نیا قدم منزل کی جانب کامیاب قدم ہے جو قادیانیت پر بجلی بن کر گرا ہے۔ نفسانفسی کے اس جدید دور میں بین الاقوامی سطح پر ایک خالص دینی کانفرنس کا اہتمام مجلس کی پے در پے کامیابیوں کی طویل فہرست میں ایک اور "جڑ چکا" ہے۔ اور یہ کارنامہ ملت اسلامیہ کے لئے عموماً اور اہل پاکستان کے لئے خصوصاً باعث شکر اور سرمایہ صد افتخار ہے عالمی ختم نبوت کانفرنس اسلامی تشخص کی اک روایت بنتی چلی جاتی ہے اور خدا کرے یہ روایت ہمیشہ قائم رہے۔ لندن کانفرنس اگرچہ محل وقوع کے اعتبار سے حسب سابق اسی مقام پر ہوئی مگر موقع کی مناسبت سے نہایت بر وقت بلکہ ٹھیک نشانہ پر منعقد ہوئی ہے اور اس میں منظور ہونے والی امتیازی قرار دادوں کے باعث اس کی اہمیت اور بھی مزید بڑھ گئی ہے خصوصاً ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے کا اعلان سن کر امت مسلمہ نے خوشی کا اظہار کیا ہے...

سالانہ جلسہ صدیق آباد میں بھی اسی عزم کو دہراتے ہوئے بھرپور طور پر سراہا گیا ہے اور سراہا جانا چاہیے۔ کیونکہ زندہ قومیں ہی اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں۔ یادیں فتوحات کی منائی جاتی ہیں اور فتح وہ منزل ہے جو قربانیوں کی راہ چل کر ہی ہاتھ لگتی ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ بے پناہ قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ وقت، مال اسباب علمی و عملی جہاد حتیٰ کہ زندگیوں تک کے نذرانے پیش کئے، ظلم جھیل کر اور اذیتیں سہہ کر، دین کی امانت کو اگلی نسل تک اسی صورت پہنچایا اور ناموس ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دی۔ ۵۳ء کی تحریک ہزاروں مسلمانوں کے خون سے رنگین ہوئی اور شہداء

> ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے کا اعلان سن کر
> امت مسلمہ نے خوشی کا اظہار کیا ہے

کو راوی کی لہروں کی نذر کیا گیا۔ مسلمانوں پر رنجیت سنگھ دور کے مظالم ڈھائے گئے۔ مبلغین پر قاتلانہ حملے ہوئے انہیں اغوا کیا گیا۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء کو زدو کوب کیا گیا۔ لاہور میں مارشل لاء کا نفاذ ہوا۔ ملک کے چپے چپے پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی، بے شمار اہل علم، طلباء اور تحریک کے مرکزی قائدین گرفتار ہوئے سزائیں، حوالات، اور جیلیں مجاہدین ختم نبوت کا معمول بنیں، ہزاروں بے گھر کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو جنرل اعظم خان نے بندوق کی نالی پر روکنے کی کوشش کی۔ اور ۱۵ ہزار مسلمانوں کو شہید کروایا۔ ۱۹۸۹ء انہیں بہادروں اور نڈر مجاہدوں کی خدمات کے اعتراف کے طور پر منایا جا رہا ہے، جنہوں نے سینہ تان کر گولیاں کھائیں اور اپنا لہو بہا کر دین اسلام کی لاج رکھ لی۔ اور

گے؟ برصغیر میں قادیان کے بل سے نکلنے والے اس بوجھ کی مباہلہ میں ہیضہ سے بدترین موت کی یاد منائی جائے گی یا مرزا بشیر الدین محمود کی عیش پرستیوں اور رنگ رلیوں کی ——— مرزا ناصر احمد کا قومی اسمبلی میں ۱۹۲ صفحات کے 'صفائی' کے باوجود ۴۹ گھنٹوں کی بحث سمیت عبرت ناک شکست کی یاد تازہ کی جائے گی یا مرزا طاہر کا اپنا "کلہ" اور "چشمہ" ایک دوسرے شخص کو پہنا کر مرزائیت کے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے فرار ہونے کی سالگرہ منائی جائے گی؟ تحریری و تقریری مناظروں، مباحثوں اور مباہلوں میں شکستیں تمہارا مقدر ٹھہریں کوئی ختم نبوت کے جلسہ کی تاب نہ لا سکا اور چل مرا۔ کسی نے دم دبا کر بھاگ کھڑے ہونے "میں ہی اپنی عافیت جانی، مذہبی، اخلاقی اور آئینی طور پر بھی غیر مسلم ٹھہرے۔ اور تعزیرات پاکستان میں، عیسائیوں، اور ہندوؤں کے نیچے اقلیت کے طور پر اندراج ہوا۔ مرزا قادیانی کے سرکردہ پیاروں اور آپ کے بیٹوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور پھر یہی گھر کے بھیدی مرزائیت کے لئے تیغ بے نیام ہوئے۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں خاندان اور اندرون و بیرون ملک کم و بیش ایک لاکھ مرزائی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ جو اس جھوٹی نبوت پر ضرب کاری کر گئے۔ مجلس کی آواز پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے ایکشن لیا۔ انڈیا میں مرزا وسیم قادیانی کو عبرت ناک شکست ہوئی۔ مرزائیوں کا مقامات مقدسہ پر داخلہ ممنوع ہوا۔ "رابطہ عالم اسلامی" نے تعلق منقطع کرنے کی اپیل کی۔ عالم اسلام کی ۱۴۰ مذہبی تنظیموں نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ دیا، اسلامی فقہ اکیڈمی قاہرہ میں اجلاس منعقدہ دسمبر ۱۹۸۵ء کو قادیانیت کے خلاف

تاریخ ساز فیصلہ، ۱۵ سے زائد ممالک نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ کئی غیر مسلم ممالک نے قادیانیوں کو مسلم تنظیموں کی فہرست سے خارج کر دیا مالدیپ سے قادیانیوں کو سرکاری طور پر نکل جانے کا حکم ہوا۔ ملائشیا میں دشمن رسولؐ مرزائیوں سے تعلق رکھنے والے شخص کی شہریت ختم کر دینے کا حکومتی سطح پر اعلان ہوا۔ بلکہ جنوبی افریقہ سے قادیانیوں کو دیس سے نکال دیا گیا۔ بہت سے ممالک کے بے شمار لوگوں نے حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے بعد قادیانیت سے لاتعلقی کا اعلان کیا۔ بنگلہ دیش، اگرتلہ مقام کے قادیانی مرکز پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ محفوظ ہو گیا۔ قادیانی کس بات پر جشن مناتے ہیں؟ اور کس منہ سے منائیں گے؟

مجلس اس سال کو ختم نبوت کے طور پر منائے گی۔ مجلس کا ماضی اک کھلی کتاب ہے۔ اور اس کتاب کے ہر صفحہ کی ہر سطر اک نئی کامیابی اور بڑے کارنامہ کی تحریر ہے۔ مجلس کا ہر دور بتدریج ترقی سے عبارت ہے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شہر شہر، گاؤں گاؤں

مجلس کا ماضی ایک کھلی کتاب ہے اور اس کتاب کے ہر صفحہ کی ہر سطر ایک نئی کامیابی اور بڑے کارنامہ کی تحریر ہے

اپنے سحر انگیز خطابات سے مسلمانوں کے جذبۂ ایمانی کو بیدار کیا۔ تمام مکاتب فکر کو تحفظ ختم نبوت کے لئے تیار کیا۔ اور ۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے باقاعدہ منظم جماعت کا قیام عمل میں لا کر مسلمانوں کی منزل کا تعین کر کے حصولِ منزل کو سہل بنا دیا۔ مجلس کے دوسرے امیر خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے سرکاری حلقوں اور اونچے طبقہ کے لوگوں میں مجلس کی سفارت و ترجمانی کی۔ قادیانی لٹریچر کا ایک بستہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اور اس بستہ سمیت وزیراعظم، وزیروں، گورنروں اور اعلیٰ افسروں کے ہاں بہرحال پہنچ جاتے۔ آپ نے مرزائیت کے سیاسی احتساب کا حق ادا کر دیا۔ مجلس کے تیسرے امیر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی زیر نگرانی دارالمبلغین قائم ہوا۔ جس نے پچاسوں مناظر مبلغ تیار کئے۔ جوابی لٹریچر تیار کیا، مرکزی دفتر ملتان خریدا۔ آپ کے دور میں مجلس ایک طاقتور تنظیم بن گئی۔ آپ کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ نے امارت کا منصب سنبھالا۔ آپ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اور قادیانی رسالہ "پیام صلح" کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کا قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لینا ہی قادیانیت کی جان نکال دینے کے مترادف ہے۔ آپ نے اپنے تیز اور تیکھے قلم کی نوک مرزائیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دی۔ عرب ریاستوں اور دیگر ممالک میں بھی قادیانیت کا گھیراؤ کیا۔ برطانیہ کے اخبارات و رسائل نے آپ کے مقالات کو شد و مد کے ساتھ شائع کیا۔ ہفتہ وار، ریڈیو تقاریر ہوئیں۔ ووکنگ کی شاہجہان مسجد پر قادیانیوں کے ۴۲ سالہ تسلط کو توڑا۔ اور مسجد مسلمانوں کے حوالے کی۔ آپ کے بعد محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مجلس کے پانچویں قائد ہوئے علمی و عملی جہاد سے بھرپور کردار ادا کیا اور اپنی قیادت و سیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت کو اس نقطۂ عروج تک لے گئے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ، چھٹے مستقل امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی سرپرستی میں مجلس ایک بین الاقوامی سطح کی تنظیم بن کر ابھری ہے۔ پاک و ہند، عرب و عجم اور یورپ کے پرلے کنارے تک ملک ملک، شہر شہر، قریہ قریہ، مجلس کے دفاتر قائم ہوئے۔ پاکستان میں قادیانیت کی تشہیر و تبلیغ پر آرڈیننس کے ذریعے پابندی عائد کروائی۔ تقریباً نصف کروڑ روپے میں مرزا طاہر کے اصلی آقاؤں کے عین بیچ مجلس کے عالمی ادارہ "ختم نبوت سنٹر لندن" کا قیام، آٹھ ہزار چھ سو مربع فٹ پر مشتمل قدیم تاریخی چرچ کو ایک اسلامی مرکز میں تبدیل کر دینا مجلس کی دوسری کامیابی ہے اور پھر قادیانیوں کے نام نہاد اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے نزدیک اب ہر سال باقاعدگی سے عالمی ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام، انگریزی، عربی اور دیگر زبانوں میں لٹریچر کی ترتیب و اشاعت اور تقسیم و ترسیل کا مضبوط نظام مجلس نے طلباء اور نوجوانوں میں دینی

نصف کروڑ روپے کے عوض قدیم تاریخی چرچ کو ایک "اسلامی مرکز" میں تبدیل کر دینا مجلس کی دوسری کامیابی ہے۔

شعور کو اجاگر کرنے کے لئے کالج سے گلی محلوں تک "تنظیم طلبائے ختم نبوت" اور "ختم نبوت یوتھ فورس" کی سرپرستی کی۔ دینی مدارس کے نصاب میں "ردِ قادیانیت" کے مضمون کا اضافہ، پرانے دور میں قادیانیت اور ردِ قادیانیت پر شائع ہونے والے (نایاب ہو چکنے) والے مواد کی تحقیق و تلاش اور انہیں نئے سرے سے چھاپنا۔ مجلس کی سرگرمیاں اور وقتاً فوقتاً قادیانیت کے محاسبہ کے لئے دو مستقل ہفت روزوں خصوصاً ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا اجراء الحمدللہ دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کے کام کا پھیلاؤ ہوا ہے۔ قادیانی مختلف اوقات میں مختلف رنگ اور کئی حربے اختیار کرتے رہے ہیں کبھی مناظرے و مباحثے کی صورت میں کبھی پیشگوئیاں کر کے اور کبھی مباہلہ کر کے تخریب کاری کا رنگ دے کر، لیکن ان کی ہر چال کو مجلس نے بھانپا اور نقاب فریب کو اصل صورت ظاہر کر دی۔ ہم کسی دشمن رسولؐ کو مرزائیت کے گندے جوہڑ کا سیاہ پانی، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر نہیں اچھالنے دیں گے۔ قادیانیت کی کشتی اب مسلسل ہچکولے کھا رہی ہے اور ڈوبتی ہی چلی جاتی ہے یہ سال انشاء اللہ مرزائیت سے آخری معرکہ ثابت ہو گا۔ ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے کے لئے مجلس پہلے ہی ایک ملین روپے کے لٹریچر کی اشاعت کا اعلان کر چکی ہے۔ اس سال نوجوان اک نئے ولولے اور مضبوط عزم کے ساتھ منظم ہوں گے۔ شہر شہر اور گاؤں

گاؤں مجلس کے یونٹ کھڑے ہو جائیں گے۔ اجتماعات اور کارنر میٹنگز ہوں گی۔ گھر گھر عامۃ المسلمین تک تحفظ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا جائے گا۔ ختم نبوت کانفرنس لندن اور صدیق آباد میں پاس ہونے والی قراردادوں اور خصوصاً ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کے لئے کوششیں کی جائیں گی۔ جلسے جلوسوں اور تربیتی کنونشن کا اہتمام کیا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ "شبان ختم نبوت" اور "ختم نبوت یوتھ فورس" طلبہ اور نوجوانوں کا قومی کنونشن منعقد کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ ہمیں مرزائیت کی مکمل سرکوبی تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا ہے۔ بلکہ تیز تر کر دینا ہے ساتھ ساتھ حضرت الامیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ سے یہ گزارش کروں گا کہ۔

① انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے کے اہتمام پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اس بین الاقوامی مقابلہ کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کا انعقاد مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام امیر مرکزیہ کی نگرانی میں ہونا چاہیئے تاکہ اس مقابلہ میں مسلمانوں کے تمام طبقات اور مکتبہ فکر سنجیدگی کے ساتھ حصہ لے سکیں اور اس طرح جدید انداز سے قادیانیت کے تمام پہلوؤں کا جائزہ سامنے آتا رہے۔

② حکومت اور دیگر اداروں کی طرف سے کھلنڈروں اداکاروں اور ادب کے دوسرے شعبوں سے متعلق لوگوں کی بھرپور پذیرائی کی جاتی ہے اور انہیں بڑے بڑے ایوارڈز اور اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں اسلامی صحافت کے فروغ کے لئے عالمی مجلس کو زیادہ سے زیادہ پیش رفت کرنا چاہیئے اس مقصد کے لیے مجلس کے زیر انتظام دونوں ہفت روزوں میں رد اسلامی عروج قادیانیت اور حالات حاضرہ کے مختلف موضوعات پر چھپنے والے بالترتیب دس بہترین مضامین کا ہر سال انتخاب کیا جائے اور پھر ان مصنفین کی دینی کتب، مجلس کے لٹریچر یا صرف نام شائع کر دینے سے بھی حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے۔

③ دینی مدارس سے باہر کے افراد کے لئے بھی ختم نبوت پر مختصر مدت کا آسان کورس ترتیب دیا جائے۔ عمر کی پابندی کے بغیر نصاب کی تیاری کرائے اور پھر باقاعدہ امتحان لے کر رزلٹ آؤٹ کئے جائیں تاکہ عامۃ المسلمین بھی مکمل طور پر مستفید ہو اور وہ فتنہ قادیانیت ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے۔

میں نے مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا

راوی: صوفی غلام موسیٰ ——— تحریر: کشور ظفر اقبال مجوکہ ——— خوشاب

کبھی خوشاب جانے کا اتفاق ہو تو خوشاب سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر مظفر گڑھ روڈ پر جوکر سٹاپ ہے۔ یہاں اتر کر سیدھا مشرق کی طرف چلیں۔ ایک کلومیٹر چلنے کے بعد چھوٹا سا گاؤں آئے گا جسے ڈیرہ اللہ یار ؒ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس جگہ ایک بلند پایہ بزرگ رہتے ہیں جن کا نام صوفی غلام موسیٰ ؒ ہے۔ عمر سو سے بہتر برس ہے۔ یہ علاقہ ضلع خوشاب تحصیل نور پور کی آخری حدود پر واقع ہے۔ موسم گرما میں یہاں موسم گرم اور سرما میں سرد رہتا ہے۔ یہ ریگستانی علاقہ ہے۔

یہ بزرگ راقم الحروف کے چچا ہیں۔ پچھلے دنوں میں ان کے ہاں گیا۔ انہوں نے اپنا ایک خواب سنایا جو میں ہو بہو تحریر کر رہا ہوں۔ میرے چچا کچھ اس طرح اپنی روداد سناتے ہیں۔

اس وقت میری عمر تقریباً چودہ پندرہ برس ہوگی ہمارے محلے میں مرزائی رہتے تھے ان مرزائیوں کا رہبر مولوی غلام رسول ؒ تھا۔ قادیانی یہاں اب بھی کثیر تعداد میں رہتے ہیں۔

ایک دن مجھے خیال آیا کہ شاید مرزا غلام احمد سچا ہو اور میری عاقبت خراب ہو جائے جبکہ میرے والد پکے سنی تھے۔ والد کی طرف سے یہ خطرہ لاحق تھا کہ اگر ان کو معلوم ہوا کہ میں مرزا غلام احمد کے بارے میں یہ خیال رکھتا ہوں تو میرے ساتھ پہلے وہ تین کام کریں گے۔

۱:۔ مجھے حد سے زیادہ ماریں گے۔
۲:۔ اپنی جائیداد سے عاق کر دیں گے۔
۳:۔ گھر سے نکال دیں گے۔

میں نے سوچا کہ پہلے میں مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کروں گا۔ پھر اگر مرزا سچا ہوا تو میں گھر سے خود ہی نکل جاؤں گا۔ رشتہ داروں کو چھوڑ دوں گا جلاوطن ہو جاؤں گا کیونکہ مجھے سچ کی طلب تھی۔

ایک دن سوچ سمجھ کر میں مولوی غلام رسول سے ملا۔ اسے علیحدہ بلا کر ساری بات سمجھائی اور کہا کہ اس بات کا میرے گھر والوں کو پتہ نہ چلے۔ اس نے اس بات کی حامی بھر لی۔ اور بہت خوش ہوا میرے خیال میں اس نے سوچا ہوگا کہ فلاں آدمی کا لڑکا... قادیانی ہو جائے تو ہمارے لئے سب دروازے کھل جائیں گے۔ اس نے مجھے خفیہ طور پر کتابیں دینی شروع کر دیں اور میں نے مطالعہ شروع کر دیا چونکہ میں ناسمجھ اور ناتجربہ کار تھا۔ اس لئے جس بات کی سمجھ نہ آتی میں مولوی غلام رسول سے پوچھتا وہ مجھے الٹا پلٹا کر کچھ اور ہی بتاتا اور میں مطمئن ہو جاتا۔ اسی طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا میں مسلسل کتابیں پڑھتا رہا مگر میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ میں سوچتا کہ مرزائی ہو جاؤں۔ پھر کہتا کہ یہ اتنے ولی اور بزرگ ہیں یہ مرزا کو کافر کہتے ہیں آخر کیا

بات ہے۔

میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ آٹھویں جماعت کے امتحان سر پر آ گئے اگرچہ میں ان دنوں نماز پڑھتا تھا اور خدا سے دعا کرتا کہ رب العزت مجھے سیدھا رستہ دکھا مگر مجھے اپنی دعا کا اثر معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

ان دنوں میں اور میرے کچھ ساتھی ساہیوال ضلع سرگودھا میں پڑھتے تھے۔ ایک دن ہم اسکول سے مکان پر آئے اس دن میں بہت بے چین تھا۔ اسی دن عشاء کے وقت جب سب لڑکے سو گئے۔ میں اٹھا اور ساتھ ہی کھوہ (کنواں) تھا میں اس پر گیا۔ وضو کیا اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی مسجد تھی وہاں نماز ادا کرنے لگا بڑے خشوع و خضوع سے نماز ادا کی۔ نماز ادا کرنے کے بعد میں نے یہ دعا مانگی۔

"میرے مالک تو میرے دل کو خوب سمجھتا ہے میں اتنا چھوٹا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں سوچ چکا ہوں اور ہوتا کیا ہے مجھے پتہ چلنا چاہیے یا اللہ مجھے سیدھا رستہ دکھا کیا میں آپ کا بندہ نہیں ہوں۔ مرزا غلام احمد کے بارے میں مجھے ایسی خبر سے آگاہ فرما تاکہ آئندہ کسی اور سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے"

احساس محرومی اور شدت جذبات نے میرے دل کو پگھلا دیا اور بلا ارادہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چند قطرے ٹپک پڑے اور میں پرنم آنکھوں سے سو گیا۔ رات کو تقریباً ایک یا دو کا وقت ہو گا کہ مجھے ایک خواب دکھائی دیا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں کھڑا ہوں۔ میرے سامنے بہت وسیع و عریض میدان ہے۔ میرا رخ شمال کی جانب ہے۔ میں نے سیدھا شمال کی طرف چلنا شروع کیا ابھی زیادہ دیر چلتے نہیں ہوئی تھی کہ مجھے بہت ہی خوبصورت باغ نظر آیا ایسا باغ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ باغ کے اردگرد چار دیواری ہے میں سمجھا کہ اس کے اندر شیشم کے درخت ہیں درخت کچھ اس ترتیب سے تھے۔

پہلے درختوں کی ایک قطار شروع ہوئی ان کی چوٹیاں ایسی ہیں جیسے ہاتھ سے تراش کر برابر کی گئی ہوں۔

پھر دوسری قطار شروع ہوئی ان کی چوٹیاں بھی برابر ہیں مگر وہ پہلی قطار سے ۱/۲ فٹ اونچی تھیں۔

تیسری لائن بھی اسی طرح دوسری قطار سے ۱/۲ فٹ اونچی ہے۔ میں نے باغ کی طرف چلنا شروع کیا اب میں باغ کے بالکل قریب پہنچ گیا میں نے درختوں کو دیکھا وہ درخت شیشم کے نہیں تھے بلکہ یہ درخت میں نے پہلی دفعہ دیکھے تھے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا کوئی دروازہ نہیں تھا اور نہ ہی کوئی آدمی نظر آ رہا تھا۔ البتہ چار دیواری کے اندر آدمیوں کی آوازیں آ رہی تھیں میں نے چار دیواری کے ساتھ مشرق کی طرف چلنا شروع کیا کہ شاید دروازہ مل جائے یا کوئی آدمی نظر آ جائے اور معلوم ہو کہ چار دیواری کے اندر کون لوگ ہیں اور یہ کیسا باغ ہے چلتے چلتے مشرق کی آخری حدود پر پہنچ گیا۔ یعنی یہاں چار دیواری ختم ہو گئی پھر میں نے شمال کی جانب چلنا شروع کیا کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک آدمی نظر آیا جس کے ہاتھ میں جھاڑو ہے۔ میں بہت خوش ہوا کہ اب خاک روب مل گیا ہے سب حالات کا پتہ چل جائے گا۔ میں اس کے قریب گیا وہ آدمی ذرا اس حالت میں کھڑا تھا۔

بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا ہوا ہے اور دائیں ہاتھ میں جھاڑو ہے کمر آگے کی طرف جھکی ہوئی ہے اس کی پیٹھ باغ کی طرف ہے اور بالکل ساکت کھڑا ہے میں اور قریب گیا۔ ہمارے درمیان تقریباً تین چار فٹ کا فاصلہ ہو گا میں نے باغ کی طرف اشارہ کیا اور

"ایہہ کی ہے" حالانکہ یہ ہماری زبان نہیں تھی۔ ہماری زبان پر تھی "ایہہ کی ہے" جسے اردو میں کہتے ہیں "یہ کیا ہے"

اس آدمی نے کوئی حرکت نہیں کی اور کہا

"یہ جنت ہے"

میں یہ سن کر بہت خوش ہوا میری خوشی کی انتہا نہ تھی۔ خوشی سے میرا جگر پھٹ رہا تھا۔

پھر میں نے سوال کیا کہ۔

"اندر کون لوگ ہیں"

اس آدمی نے جواب دیا۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری لگی ہوئی ہے اور لوگ ملاقات کر رہے ہیں"

اس آدمی نے میری طرف صرف اپنا چہرہ کیا باقی جسم ساکت رہا اور مجھے غور سے دیکھا میں نے بھی غور سے دیکھا۔ اس آدمی کی شکل بالکل واضح تھی اس آدمی نے کہا۔

"تو مجھے نہیں جانتا"

میں نے کہا

"نہیں جانتا"

اس نے وہیں کھڑے کھڑے کہا۔

"میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں میں نے دعویٰ نبوت کیا۔ حالانکہ میں نبی نہیں تھا۔ اب مجھے جنت میں جانے کی اجازت نہیں ہے"

یہ سن کر میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور زور سے کہا "اللہ" اور دونوں بازو زور سے باہر کو اٹھائے۔ اس جھٹکے سے مجھے جاگ ہو گئی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ خواب ہے یا حقیقت ہے۔ پھر میں بستر سے باہر آیا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر بجا لایا۔

دوسرے دن میں گھر آیا۔ مرزا کی ساری کتابیں اٹھا کر مولوی غلام رسول کے گھر پھینکیں اور اپنا خواب سنایا۔ اس نے کہا کہ نہیں وہ شیطان تھا۔ ایسے ہی کوئی خیال آیا ہے میں نے کہا کہ اگر وہ نبی تھا تو شیطان نبی کی شکل نہیں بن سکتا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر واپس آ گیا اور والدین کو کھلا

باقی صفحہ ۳۰ پر

امیر شریعت

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

منظور احمد آسی ـــــ مانسہرہ

شاہ جیؒ کی تلاوت جن لوگوں نے سُنی ہے ان کا بیان ہے کہ شاہ جیؒ کی تلاوت کے وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی قرآن کا نزول ہو رہا ہے اور پرندے بھی اڑتے ہوئے رک جاتے۔ امیر شریعتؒ فرماتے میری زندگی کا ایک ہی مشن ہے انگریز سے نفرت اور قرآن سے محبت۔ امیر شریعتؒ کی زندگی ریل اور جیل میں گزری کئی دفعہ قاتلانہ حملے ہوئے کئی دفعہ زہر دی گئی لیکن یہ مرد قلندر حق گوئی کا سلسلہ بے باکی سے نبھاتا رہا۔ مجموعی طور پر دس سال کے قریب امیر شریعتؒ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مئی ۱۹۴۳ء کو امیر شریعتؒ شجاع آباد جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے نماز ظہر کے بعد جلسہ سے خطاب کے لئے اُٹھے تو مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سے فرمایا قاضی جی! پان نہیں کھلاؤ گے۔ حضرت قاضیؒ صاحب نے حاجی نور محمد سے کہا آپ جاکر پان لے آئیں۔ حاجی صاحب پان لینے کے لئے چلے ہی تھے کہ ایک آدمی نے کہا میں شاہ صاحبؒ کے لئے پان لیکر آیا ہوں اور پان حاجی صاحب کو دیدیا۔ جب امیر شریعتؒ نے پان منہ میں رکھا تو ایک منٹ کے بعد ہی تھوک دیا اور کہا قاضی جی! آپ نے تو مجھے مروا دیا۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ شاہ صاحبؒ کے منہ کے سامنے ہاتھ رکھا جو پان امیر شریعتؒ نے قاضی صاحب کے ہاتھ پر اگلا تھا۔ اس نے قاضی صاحبؒ کے ہاتھ کو سیاہ کر دیا اور اتنا تیز زہر تھا کہ قاضی صاحبؒ کا ہاتھ پھول گیا جلسہ ختم کر دیا گیا۔ ڈاکٹر لچھمن داس سے شاہ صاحبؒ کا علاج شروع کروایا۔ زہر پیشاب و پاخانے میں خارج ہونا شروع ہوئی اور تین بجے رات حضرت شاہ صاحبؒ نے آنکھیں کھولیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے قاضی صاحب کو مبارکباد دی اور بتایا کہ اب شاہ صاحبؒ کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

شاہ صاحب کی زندگی کے سینکڑوں واقعات بھی کے لئے پوری کتاب کی ضرورت ہے میں قارئین کے لئے وہ ایک نقل کرتا ہوں۔

حضرت امیر شریعتؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے امرتسر ریلوے سٹیشن پر پہنچے دیکھا کہ ڈبے کے باہر ایک ہجوم کھڑا ہے۔ شاہ جیؒ نے حقیقت حال معلوم کی تو مسافروں نے بتایا کہ ڈبہ اندر سے بند ہے اس میں چار انگریز فوجی بیٹھے ہوئے ہیں اور پورے ڈبہ پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں کسی مسافر کو ڈبہ میں نہیں داخل ہونے دیتے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے ہاتھ میں ان دنوں موٹا ڈنڈا ہوتا تھا عوام انہیں ڈنڈا پیر کہا کرتے تھے۔ ڈنڈے کے زور سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئے ڈنڈا زور زور سے گھمایا یوں ظاہر کیا جیسے وہ ان گوروں پر چلانا چاہتے ہیں وہ چاروں ایک طرف سہم کر بیٹھ گئے۔ امیر شریعتؒ نے مسافروں کو اندر بلا کر بٹھا دیا، خود دوسرے ڈبے میں جاکر بیٹھ گئے۔ راستہ میں جس اسٹیشن گاڑی رکتی۔ امیر شریعتؒ ڈبہ کے سامنے آتے اور فضا میں ڈنڈا لہراتے اور وہ انگریز سہم جاتے۔ امیر شریعتؒ نے انبالہ تک جانا تھا۔ فرماتے تھے کہ انگلش میں نہ جانتا اور پنجابی اور اردو وہ نہ جانتے تھے لیکن قربان جاؤں ڈنڈے پر کہ اس نے بگڑا کام سنوار دیا۔

مارچ ۱۹۳۳ء کے آخری دنوں میں خدام الدین کا سالانہ اجلاس لاہور میں ہو رہا تھا۔ جس کی صدارت محدث العصر حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب صدارت فرما رہے تھے اس وقت مسلمانوں اور اسلام کے خلاف مختلف تحریکیں ہندو اور انگریزوں کے توسط سے چل رہی تھیں مثلاً شدھی و سنگھٹن کی تحریک، شاردا ایکٹ، تحریک شاتم رسول کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے کمزور کر دیا اور مسلمان حیران و پریشان تھے۔ اس جلسہ میں حضرت انور شاہ صاحب کی صدارتی تقریر ہو رہی تھی کہ اسی دوران حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ انور شاہؒ نے تقریر میں فرمایا دین کی تدبیر بگڑ رہی ہے کفر چاروں طرف سے یلغار کر چکا ہے اس وقت مسلمانوں کو اپنے لئے ایک امیر کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اس کے لئے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو منتخب کرتا ہوں وہ نیک بھی ہیں اور بہادر بھی اس وقت تک انہوں نے فتنہ شاتم رسول اور شاردا ایکٹ کے سلسلے میں جس جرأت اور دلیری سے دین کی خدمات انجام دی ہیں۔ آئندہ بھی ان سے ایسی ہی توقع ہے یہ کہتے ہی حضرت مولانا انور شاہ صاحب کاشمیریؒ نے دونوں ہاتھ حضرت بخاریؒ کی طرف بڑھائے۔ حضرت بخاریؒ نے اپنے دونوں ہاتھ حضرت انور شاہ صاحب کے ہاتھوں میں دے کر فرمایا معزز حضرات آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت انور شاہ صاحبؒ نے میرے ہاتھ پر بیعت کی بلکہ حضرت نے مجھے غلامی میں قبول فرما لیا ہے۔ یہ جملے ادا کرکے حضرت بخاریؒ زار و قطار رونے لگے۔ پانچ سو علماء کرام جو وہاں موجود تھے انہوں نے بھی حضرت بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی ان میں بڑے بڑے علماء کرام شامل تھے۔

یوں حضرت بخاریؒ کو حضرت انور شاہ صاحبؒ نے امیر شریعت کا اعزاز عطا فرمایا۔

دنیا میں دو ملک نظریاتی ہیں ایک پاکستان اور دوسرا اسرائیل۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنا پر قائم ہوا۔ اور اسرائیل یہودیت کے نظریہ کے معرض وجود میں بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد اکثر کلیدی اسامیوں پر قادیانی براجمان تھے اور پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بھی قادیانی سر ظفر اللہ خان تھا اور قادیانی اقتدار کے خواب دیکھ رہے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں جب دستور کے بنیادی اصول طے کرائے گئے تو جداگانہ انتخابات کا فیصلہ کیا گیا لیکن اقلیتوں کا جو چارٹ دیا گیا۔ اس میں قادیانی حضرات کا نام نہ تھا گویا ان کو مسلمانوں کی صف میں شامل کیا گیا۔ دستور کے بنیادی اصول طے کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ تحریک ختم نبوت کا باعث بن گئی امیر شریعتؒ اور آپ کے رفقاء کار نے تمام

مذہبی جماعتوں کو جمع کیا اور ۱۹۵۳ء میں ہمہ گیر تحریک ختم نبوت شروع ہوئی دس ہزار ختم نبوت کے پروانے شمع رسالت پر قربان ہوئے اپنے جان کا نذرانہ پیش کر کے ختم نبوت کا دفاع کیا اس کا عملی ثبوت دیا کہ مسلمان فاسق و فاجر اور گنہگار بھی ہو تو ناموس رسالت پر قربان ہونے کو سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے گو وقتی طور پر اس تحریک میں پسپائی ہوئی لیکن سر ظفر اللہ خان کے اقتدار کا ستارہ ڈوب گیا اور ارباب حل وعقد پر قادیانیوں کی اصلیت ظاہر ہوئی اس موقع پر کچھ وہ لوگ جو تحریک میں شامل تھے پہلو بچانا چاہا تو امیر شریعتؒ نے برملا لاکھوں کے مجمع میں اور ہر مجلس میں یہ فاتحانہ اعلان کیا۔

اے اللہ! میں ذمہ دار ہوں، آج بھی ذمہ دار ہوں اور آنے والے کل کو بھی ذمہ دار ہوں گا۔ میں نے یہ سب کچھ تیرے نبی کے نام کی خاطر کیا تھا، ہزاروں کو مروا کر کہہ دوں کہ میں شامل نہیں تھا۔ کیا یہی دین ہے؟ کیا کروں علم کو، ادب کو میرا کلیجہ پھٹتا ہے۔ میں بولنے پر آؤں تو ادھار کیوں کھاؤں یہ جوش و ولولہ میں نے ان لوگوں کے دلوں میں بھرا تھا ان کی شہادت کا بھی خدا کے سامنے جوابدہ میں ہی ہوں گا دیکھئے حضرات امیر شریعتؒ میں عشق رسالت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

قادیانی اب نہیں آتے!

ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی کراچی

ہر ہفتے باقاعدگی سے ختم نبوت کا مطالعہ کرتا ہوں پہلے قادیانی گھرانے علاج کے سلسلے میں خوب آتے تھے۔ جب سے ختم نبوت رسالہ کو دیکھا ہے، اور ان سے میں نے کم علم ہونے کے باوجود ختم نبوت پہ بحث کی ہے۔ اب پہلے کی طرح گرمجوشی سے نہیں آتے۔ آتے بھی ہوں تو سرد مہری سے ملتے ہیں۔ انشاء اللہ تعلق تعاون جاری رہے گا۔ زندگی رہی تو....

مرزا طاہر
حافظ بشیر احمد مصری
کے الزامات کا جواب دے؟

میں حافظ بشیر احمد مصری مندرجہ ذیل گواہی اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر دیتا ہوں کہ:

(الف) مرزا طاہر احمد کا والد مرزا بشیر الدین محمود (جو بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا تھا اور جو قادیانی جماعت کا خلیفہ ثانی تھا) بدکار تھا۔ اور منکوحہ و غیر منکوحہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کا عادی تھا۔ حتیٰ کہ خاندان کی ان عورتوں کے ساتھ بھی زنا کیا کرتا تھا جن کو نہ صرف اسلامی شریعت نے بلکہ الہامی مذاہب نے محرمات قرار دیا ہے۔

(ب) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا بشیر احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں دوسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا اور بالخصوص اسے نوعمر لڑکوں سے بدفعلی کی بہت عادت تھی۔

(پ) مرزا طاہر احمد کا پدری چچا مرزا شریف احمد (جو مرزا غلام احمد کے تین بیٹوں میں تیسرے نمبر کا بیٹا تھا) لواطت کا عادی تھا۔ اور بالخصوص اسے نوعمر لڑکوں سے بد فعلی کی بہت عادت تھی۔

(ت) مرزا طاہر احمد کا بڑا بھائی مرزا ناصر احمد (پسر مرزا بشیر الدین محمود احمد مرزا غلام احمد کا پوتا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ ثالث) زانی ہونے کے علاوہ لواطت بھی کیا کرتا تھا۔

(ث) مرزا طاہر احمد کی دادی کا بھائی (یعنی مرزا غلام احمد کی بیوی کا بھائی) میر محمد اسحاق قادیانی جماعت کے نظام میں ایک بلند اور باعزت حیثیت رکھتا تھا۔ اور محدث کے خطاب سے سرفراز ہوا تھا۔ وہ بھی لواطت کا عادی تھا۔ قادیان کے یتیم خانہ کے محاسب ہونے کی حیثیت میں بیچارے کم سن یتیم بچے اس کی برگشتہ خواہشات شہوانی کے شکار ہوا کرتے تھے۔

عظمتِ رسالت پر قادیانی شبخون

مولانا تاج محمد جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں۔ واذ قال عیسی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (صف پ۲۸) اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں، اور جو کتاب تورات میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور سناتا ہوں خوشخبری ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے نام ان کا احمد ہوگا۔

قرآن کریم کی اس آیت کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس نوید کی طرف ہے جو انجیل یوحنا ۱۶ باب میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے کی بشارت دے رہے ہیں۔

جب یوحنا کے کلام کا یونانی زبان میں ترجمہ ہوا تو لفظ "احمد" کا بھی ترجمہ کیا گیا۔ اور یونانی ترجمہ میں لفظ پیریکلیوطاس استعمال کیا گیا جس کے معنی احمد کے ہیں۔ جب یونانی زبان سے عربی وغیرہ میں تراجم ہوئے تو اس کا معرب فارقلیط کر لیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس پیشگوئی کی تائید بائبل کے دوسرے مقامات سے بھی ہوتی ہے۔ یوحنا ۱۶ باب میں لکھا ہے "میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا۔ اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔"

انجیل متی ۳ باب ۱۱ میں لکھا ہے "لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے۔ مجھ سے زور آور ہے۔ کہ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس کا سوپ اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا۔"

انجیل برنباس فصل ۱۶۳ صفحہ ۲۴۳ پر ہے "اے معلم وہ آدمی کون ہوگا جس کی نسبت تو یہ باتیں کہہ رہا ہے اور جو دنیا میں عنقریب آئے گا۔ یسوع نے دل خوشی کے ساتھ جواب دیا بے شک وہ محمد رسول اللہ ہے۔"

شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵ فارسی مطبوعہ ۱۲۸۱ھ در مطبع ناصری دہلی میں تحریر فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرماتے ہیں وہ تیری ذریت میں سے آخری پیغمبر ہیں۔ آسمان پر ان کا نام احمد ہے۔ اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مشہور ناموں میں سے آپ کے دو نام ہیں محمد اور احمد۔ یہ دونوں نام بمنزلہ اسم ذات کے ہیں۔ اور باقی سب اسماء صفات۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ احمد نام محمد سے بھی قدیم تر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں انا دعوۃ ابی ابراھیم و بشارۃ عیسی ابن مریم۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت کا مظہر و مصداق ہوں۔"

یمن کا اسقف اعظم جارود جب مدینہ طیبہ آیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرکے مشرف بہ اسلام ہوا تو کہا "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کا علمبردار بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے آپ کی صفات انجیل میں پڑھی ہیں۔ اور آپ کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی تھی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے اب تک پوری امت اس عقیدے کی حامل ہے کہ "اسمہ احمد" کے مصداق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

ردائے محمد کا قزاق مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت نے جو شبخون عظمت رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ مارا۔ اس کا ہدف یہ بشارت بھی بنی۔

مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب اربعین ص۲ پر لکھتا ہے "اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ اس کے مثیل و مسیح ہونے کی طرف اشارہ ہے..... اس کی طرف اشارہ ہے "ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مذکورہ بالا مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔"

مرزا محمود سربراہ دوم جماعت قادیان نے انوار خلافت کے ص۲۳ پر لکھا ہے،

۱۔ "پس اس آیت یعنی ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں۔ آپ کے وقت میں پورے ہوں۔ تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے۔ کیونکہ جب سب نشانات آپ میں پورے ہو گئے۔ تو پھر **کسی اور پر** اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔"

(قارئین کرام! میں نے کسی اور پر کے الفاظ کو جلی حروف میں لکھا ہے ان منحوس اور گستاخانہ الفاظ پر غور فرمائیں)

۲۔ "انوار خلافت کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے "میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی لعین) کے متعلق ہی ہے۔"

مرزا بشیر ایم اے (مرزا غلام کا منجھلا بیٹا) کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء ص ۲۹ پر لکھتے ہیں "یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ سورہ صف میں جس احمد رسول کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش گوئی کی ہے

وہ احمد مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) ہی ہے جس کی بعثت حسب وعدہ النبی و آخرین منہم خود نبی کریم کی بعثت ہے۔"

۱۹۴۳ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوت و تبلیغ نے ایک تقریر "اسمہ احمد" کے عنوان پر کی۔ جو بعد میں کتابی شکل میں ۸۰ صفحات پر مشتمل میں شائع کی گئی۔ کتاب کا مصنف اس کے صفحہ ۵۲ پر لکھتا ہے "مسیح موعود (غلام قادیانی) کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ آپ اپنے ذاتی نام کے اعتبار سے حضرت مسیح کی منصوص پیش گوئی اسمہ احمد کے حقیقی مصداق ہیں۔ مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کے سوائے اور کوئی شخص نہیں جو اس آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا ذاتی نام اور مقررہ خصوصیات کے لحاظ سے بھی مصداق ہو۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۵۸ پر لکھا ہے "اسمہ احمد کی اس منصوص پیش گوئی کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ مسیح موعود ہیں اور یہی وہ بات ہے حضرت مسیح موعود بالتکرار فرماتے ہیں۔"

ان توضیحات کے بعد کسی قسم کا شائبہ اس حقیقت میں باقی نہیں رہتا کہ قادیانی امت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق صرف اور صرف مرزا غلام کو قرار دیتی ہے۔ قادیانی امت کیا خود مرزا غلام اپنے آپ کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیتا ہے۔

قرآن پاک میں بہت سی ایسی آیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت اور مقام۔ آپ کی رفعت شان، عظمت و جلال اور پاکیزہ اخلاق سے متعلق ہیں مرزا غلام کا کہنا ہے کہ یہ سب اس کی شان میں ہی وارد ہوئی ہیں

۱۔ غلام قادیانی کہتا ہے داعیاً الی اللّٰہ میں ہی ہوں۔

۲۔ "میں ایک روشن چراغ ہوں۔"

۳ "وما ینطق عن الھوی کا مصداق میں ہوں۔"

۴ "رحمۃ للعالمین میرا لقب ہے۔"

۵ کما ارسلنا الی فرعون رسولا مجھ پر صادق آتا ہے۔"

کسی نے سچ کہا ہے کہ جب حیا کا پردہ اٹھ جائے تو جو چاہے کر۔"

اسلام کیا ھے؟

طاہرہ خانم — کراچی

یہ ایک وہ مضمون ہے جو ہمیں اخلاق، دیانت، صداقت، جائز، ناجائز، حرام اور حلال کا درس دیتا ہے جب کوئی اسلام میں آ جاتا ہے تو اس کی جان و مال حفاظت میں آ جاتی ہے اسلام کا صرف نعرہ لگانا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے اسلام کے اصول و قوانین ایسے صاف ستھرے ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو ہمیں اس دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل ہو سکتی ہے اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ اساتذہ اور والدین کے کیا حقوق ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت کرنا ضروری ہے۔

جب کوئی اسلام میں آ جاتا ہے تو اس کو مسلمان کہتے ہیں مقصد یہ ہوا کہ وہ انسان سلامتی والا بن گیا ہے اس کو دنیا میں کوئی خطرہ اور نقصان نہیں پہنچے گا ایک انگریز مفکر ہٹی، لکھتا ہے کہ اسلام ایک بے مثل لازوال اور کامل مذہب ہے اس کے اصولوں پر اگر کوئی عمل کرے گا تو وہ اس دنیا میں ضرور کامیاب ہو گا۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

اس حدیث کا یہ مقصد ہے کہ ہمیں کسی بھی صورت میں کبھی کسی مسلمان کو نقصان پہنچانا اور اسے تنگ کرنا یا ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔

اسلام ہمیں اخلاق کا ہر چند درس دیتا ہے اگر کوئی مسلمان کہلاتا ہے لیکن اس کا اخلاق اچھا نہیں ہے تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے اسلام توحید بتاتا ہے اس دنیا کا مالک اور خالق ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے جب کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے تو دوسری چیزوں سے اس کا ڈر خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ دوسری چیزوں کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہے نفع اور نقصان ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے رات اور دن، زمین اور آسمان چاند اور سورج سب کا پیدا کرنے والا ایک اللہ ہی ہے اور یہ ساری چیزیں انسانی ذات کے لئے بنائی گئی ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی دوسری طاقت نہیں

باقی صفحہ ۳ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بزمِ ختم نبوت

اسلامی ایٹم بم

ملک طاہر عزیز، محمد عمر فاروقی۔ بہاولنگر

دو سال سے رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں یہ رسالہ مرزائیوں کے لئے اسلامی ایٹم بم ہے اور ان شاء اللہ اسی ایٹم بم سے تمام قادیانیوں کا اس ملک سے نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ وہ دن دور نہیں جب خدا کی زمین ان مرتدوں اور کذابوں کے لئے تنگ ہو جائے گی حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے برطرف کر کے ختم نبوت سے والہانہ محبت اور عقیدت کا ثبوت دے۔

ایک بزرگ کا خواب

شوکت رسول چاند . . . . فیصل آباد

مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتانی اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے مکہ مکرمہ گیا میری ملاقات ایک ولی اللہ مولانا خیر محمد صاحب سے ہوئی جو بہاول پور میں رہتے تھے سارا دن اپنے ہاتھوں سے گیہوں کاٹتے اور شام کو طالب علموں کو حدیث پڑھایا کرتے تھے۔ مولانا خیر محمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا بیت اللہ کا طواف ہو رہا ہے خلیل اللہ طواف کر رہے ہیں۔ کلیم اللہ طواف کر رہے ہیں آدم ذبیح اللہ یعقوبؑ یوسفؑ اور حضرت ایوبؑ جو ہیں انبیاء کرام کی جماعت طواف کر رہی ہے اور پیچھے پیچھے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ چل رہے ہیں۔ مولانا خیر محمد صاحب فرماتے ہیں میں نے پوچھا شاہ جی! یہ مرتبہ کیسے ملا کہ انبیاء کرام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف؟ تو شاہ جی فرمانے لگے بس اللہ تعالیٰ نے یوں کرم فرما دی کہ عطاء اللہ شاہ تم نے میرے محبوبؐ کی ختم نبوت کے لئے ساری زندگی جیل میں کاٹ دی۔ مصیبتوں اور دکھوں میں گذار دی آ جا نبیوں کے ساتھ طواف کرتا رہ۔

مرزا طاہر عبرت حاصل کرے

نذیر احمد تبسم نوکوٹ

قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے نام نہاد مباہلہ کا چیلنج دیا جسے مجلس تحفظ ختم نبوت نے قبول کر لیا کہ وہ جہاں چاہیں میدان میں نکلیں یہاں تک کہ عالمی مجلس کا ایک وفد بھی لندن گیا اور کئی گھنٹے مرزا طاہر کا انتظار کیا پھر بھی وہ نہ آیا کیونکہ جھوٹا تھا اور جھوٹا کبھی میدان میں نہیں آیا کرتا اب وہ جھوٹ کو چھپانے کے لئے نئی چال چل رہا ہے کہ ہم نے فیصلہ خدا پر چھوڑ دیا ہے حالانکہ خدا نے اس کے دادا مرزا قادیانی کے ساتھ فیصلہ کر دیا۔ اپنی ہی بددعا کے نتیجہ میں ذلت رسوائی کے ساتھ مر گیا مرزا طاہر کو چاہیئے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کرے۔

سکول قادنیت سے پاک ہو گیا

ماسٹر منظور حسین کھوسو گوٹھ رحیم کھوسو بدین

جب تک میں رسالہ نہیں پڑھ لیتا دل مطمئن نہیں ہوتا یہ رسالہ ننگی تلوار کا اثر رکھتا ہے ہمارے یہاں سکول میں ایک قادیانی پڑھتا تھا لیکن خدا کے فضل اور رسالہ کے اثر سے وہ قادیانی یہاں سے بھاگ گیا اور سکول پاک ہو گیا سکول میں ہندو بھی پڑھتے ہیں مگر قادیانیوں کا عقیدہ انتہائی غلیظ عقیدہ ہے خدا اس رسالہ کو خوب ترقی دے آمین۔

امیر مرکزیہ کو مبارکباد

محمد انور ناصر خطیب جونڈہ

ہر سال ختم نبوت کانفرنس ربوہ صدیق آباد میں حاضری کی توفیق ملتی ہے اس سال باوجود بہت مصروفیات کے کانفرنس میں حاضر ہوا اور رونق دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اللہ کریم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو تا قیامت قائم رکھے مرکزی انتخابات میں امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ العالی اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کو امیر اور سیکرٹری جنرل منتخب ہونے پر دلی مبارک دے دیں۔

قادیانیوں کے لیے فیصلہ کی گھڑی

غلام مصطفےٰ تبسم مغل۔ ماموں کانجن۔

زندیقوں کا یہ ٹولہ اب جس تباہی و بربادی کے کنارے آن لگا ہے یہ ان کے لیے لمحہ فکر بلکہ فیصلے کی گھڑی ہے۔ ورنہ جھوٹی نبوت کا یہ سوکھا درخت جس کی شاخیں پہلے ہی اپنے اصل آقاؤں کے قدموں میں ذلیل و خوار ہو رہی ہیں عنقریب اس کا تنا بھی جس کی جڑیں کھوکھلی ہو گئی ہیں اکھاڑ پھینک دیا جائے گا اس طرح یہ فتنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے واصل جہنم ہو جائے گا۔

پرانی یادیں تازہ ہو گئیں،

محمد اسحاق نیکوٹ شوگر ملز دریا خان

ہفتہ وار ختم نبوت میرے پاس آ رہا ہے۔ بعض دفعہ پڑھ کر پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ کابل میں جو کچھ ہو رہا ہے آپ اس پر بھی لکھا کریں۔ میرا خیال ہے کہ کابل میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ مرزائی اور مرزائی نواز یہود و نصاریٰ اور روس سب کی مشترکہ سازش ہے یہ سب مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اور مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں غازی امان اللہ بادشاہ کابل کے وقت قادیانی مرزا نے دو قاصد بھیجے تھے۔ کہ مجھے نبی بنا لو۔ امان اللہ نے دونوں کو مار دیا اور مرزا کو کابل آنے کی دعوت دی۔ لیکن مرزا نہیں گیا اس کو پتہ چل گیا تھا کہ دونوں قاصد مار دیئے گئے ہیں اور وہ اگر گیا۔ تو اس کا انجام بھی یہی ہوگا۔ اس لئے مرزائیوں نے اپنے آقاؤں سے ساز باز کرکے کابل کے مسلمانوں کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے اللہ حق کو غالب فرمائے اور مسلمانوں کو فتح سے نوازے (آمین)

مرزائیت بوکھلا اٹھی

قاری عبداللہ ہری پور

میں مدرسہ کا طالب علم ہوں جو نہی رسالہ ختم نبوۃ دوست احباب سے ملتا ہے۔ تو بڑے شوق سے اس کو پڑھتا ہوں۔ یہ ایک خالص دینی رسالہ ہے۔ رسالہ ہذا پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ اور مرزائیت بوکھلا اٹھی ہے۔ میں انشاء اللہ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔

نماز اسلام کا ایک لازمی رکن

محمد محمود کھوکھر چھٹیاں آزاد کشمیر

نماز دین کا ستون ہے۔ پروردگار کی خوشنودی کی علامت ہے۔ پیغمبروں کی دوستی کی نشانی ہے۔ دعا اور اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ نماز سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ مسلمان کی پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے قبر میں عذاب سے بچانے والی ہے۔ پل صراط سے بجلی کی طرح گزارنے والی ہے۔ اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل کرنے والی ہے

افعال شیطان

غلام رسول شہینہ والا کروڑ لعل عیسن

غصہ شیطان کا سفوف ہے۔ اور غیبت اس کا سرمہ اس کی بیٹھک بازار ہیں۔ اور رہنے کی جگہ حمام، کھانا اس کا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اور نشہ آور اشیاء اس کا پانی ہے۔ پڑھنا اس کا برے اشعار ہیں۔ شیطان کو لکھنا بدن کو گودنا ہے۔ باتیں اس کی جھوٹ اور شکارگاہ اس کی عورتیں ہیں۔

ہم مستقل قاری بن گئے!

ایک دوست کی وساطت سے انٹرنیشنل ختم نبوۃ کا مطالعہ کیا۔ اسی دن سے ہم دوستوں نے مرزائیوں کی شیزان کمپنی کا بائیکاٹ کیا نیز ختم نبوت رسالہ کافی دینی اور معلوماتی رسالہ ہے۔ اسی لئے ہم سب ختم نبوت کے مستقل قاری بن گئے ہیں خدا کرے یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے آمین۔ (از: رانا عبدالرزاق، اختر شہزاد، تصور علی طاہر، محمد اقبال، محمد عیسیٰ، عزیز مین بازار جنڈ انوالہ ضلع بھکر)

شمشیر برہنہ

عبدالماجد نیچارہ ضلع تلات

پہلی بار آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کا رسالہ ختم نبوت پابندی سے مل رہا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ رسالہ مذکور مسلمانوں کے ہاتھ میں قادیانیوں کے لئے شمشیر برہنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیاب کریں میں ایک شکایت آپ سے کرتا ہوں کہ اس مبارک رسالہ میں کسی مرزائی کو جناب یا صاحب مت لکھا کریں۔

شیزان کا بائیکاٹ

بشیر احمد...... سامارو روڈ

سامارو روڈ کے غیور مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اللہ دتہ کریانہ مرچنٹ سے شیزان کا بائیکاٹ کریں۔

بقیہ:۔ تعارف و تبصرہ

ہیں جو کہ ہمیں خال خال ہی دوسرے شماروں میں ملیں گی ڈاکٹر نسیم احمد کی یہ ایک بہترین کاوش ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیلئے اس مجلہ میں ہمیں گھٹن کے اسباب اور ان کا سدباب اور نفسیات اور صحت نوجوانوں کے مسائل بچوں کی تربیت سے متعلق اہم ترین مواد ملتا ہے جو کہ قاری کے قدم قدم پر کام آئے گا۔

تفہیم القرآن کا
تحقیقی و تنقیدی جائزہ

مصنف:۔ مولانا جمیل الرحمٰن برتاب گڑھی فاضل دیوبند

ملنے کا پتہ:۔ بیت التوحید ای/۱۲۷ آصف کالونی کراچی نمبر ۱۶

قیمت:۔ ۲۵ روپے

ہم کسی اختلافی موضوع پر کسی قسم کی بحث کرنا مناسب نہیں سمجھتے چونکہ یہ کتاب ہمیں تبصرہ کیلئے موصول ہوئی ہے اس کے لئے اس کے بارے میں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اس کتاب میں جناب مودودی صاحب کی کتاب تفہیم القرآن کا (جو قرآن کریم کی تفسیر ہے) تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مودودی صاحب کے قلم نے اس تفسیر میں سلف صالحین اور اکابر امت اور ان کی تفاسیر کے مقابلہ میں کہاں کہاں غلطیاں کی ہیں جن حضرات کو اس موضوع سے دلچسپی ہے وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ابوجہل بدحواس ہوگیا

محمد احسان رانا مڈل سکول کروڑ لعل عیسن

ایک شخص نے جو مکہ شریف سے باہر کا رہنے والا تھا اس نے ابوجہل کو اونٹ فروخت کیا لیکن رقم نقد دینے کی بجائے وعدہ کیا کہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو آ کر اپنی رقم لے جانا اس نے یہ سمجھ کر مکہ کا سردار ہے رقم ادا کر دے گا اسے اونٹ کی نکیل تھما کے واپس چلا گیا وقت مقررہ پر رقم لینے کے لئے آیا اور سیدھا ابوجہل کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی ابوجہل باہر آیا تو اس نے کہا اے ابوالحکم تو نے مجھ سے اونٹ خریدا اور آج کا وعدہ کیا تھا میں دور دراز کا سفر کر کے یہاں آیا ہوں وعدے کے مطابق رقم ادا کرو ابوجہل اسے گھورتے ہوئے بولا! کیسا اونٹ، کیسی رقم، جاؤ اپنا راستہ پکڑو۔ مسافر یہ جواب پا کر بہت پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ ابوجہل سے کس طرح رقم وصول کی جائے سوچ بچار کے بعد وہ حرم شریف پہنچا جہاں مکہ کے دوسرے بہت سے سردار بیٹھے ہوئے خوش گپیاں کر رہے تھے اس نے سوچا کہ کیوں نہ اپنا معاملہ ان کے سامنے رکھوں چنانچہ وہ خوشی خوشی ان کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کر کے ان سے درخواست کی کہ میری رقم ابوالحکم یعنی ابوجہل سے دلوائی جائے اس کی باتیں سن کر انہوں نے ایک قہقہہ لگایا اور اس کی اپیل کو ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔

انہی کے نزدیک ایک جگہ حرم کعبہ میں ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے جب اس نے دوبارہ سرداران مکہ کے سامنے اپنا معاملہ رکھا تو انہوں نے مذاقاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کے پاس جاؤ وہ تمہاری رقم دلوائے گا ان کا انداز تحقیر آمیز تھا جب وہ سائل ان کا اشارہ پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو انہوں نے زوردار قہقہہ لگا کر تمسخر اڑایا اس نے جاتے ہی آپ سے اپنا مدعا بیان کیا آپ فوراً اٹھے اور اسے ساتھ لے کر ابوجہل کے دروازے پر پہنچے دستک دی اندر سے ابوجہل نکل آیا حضور کو اور اس مسافر کو اپنے دروازے پر دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

آپ نے ابوجہل سے کہا کہ اس مسافر سے تم نے اونٹ خریدا تھا اس کی رقم فوراً ادا کرو ابوجہل نے دوسری بات نہیں کی اندر گیا اور رقم لا کر اسے دے دی رقم لے کر وہ پھر آپ کے ساتھ آیا وہاں سرداران مکہ انتظار میں بیٹھے تھے کہ دیکھو آج بنتی کیا ہے ان کا خیال تھا کہ آج ابوجہل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب جھاڑ پڑے گی جب وہ مسافر واپس آیا تو انہوں نے پوچھا رقم مل گئی؟

اس نے جواب دیا کہ ہاں مل گئی وہ بہت حیران ہوئے کہ یہ معاملہ کیا ہے تھوڑی دیر کے بعد ابوجہل وہاں آیا تو سب نے لعن طعن کی اور پھر پوچھا اے ابوالحکم آج تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر فوراً رقم ادا کر دی ابوجہل نے جواب دیا رقم ادا نہ کرتا تو کیا کرتا جب میں نے دروازہ کھولا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مسافر کھڑے تھے ان کے ساتھ دو قوی ہیکل نیزہ بردار کھڑے ہوئے تھے اگر میں رقم ادا نہ کرتا تو وہ نیزہ بردار میرا کام تمام کر دیتے یہ قصہ سن کر وہ سب حیران ہوگئے۔

پیارے بچو! یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا۔

آخرت کا غم کھانے والے

مرسلہ: جمیل الرحمٰن اختر

عشاء کی نماز پڑھ کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حسب معمول اپنی صاحبزادیوں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ سرکاری مصروفیات سے تھکا ہوا دماغ ایک شفیق باپ کی تڑپ لئے ہوئے اب اولاد کی طرف متوجہ ہو رہا تھا لیکن دیکھو تو ان ہاتھوں کو جن ہاتھوں نے ابھی ابھی حکومت کے خزانے سے بے شمار ضرورت مندوں کے لئے درہم و دینار بانٹے ہیں وہ خود اپنی محبوب صاحبزادیوں کی طرف جاتے ہوئے کس طرح خالی ہیں۔ ٹھیک اس درویش کی طرح جو دن بھر کے بعد تھکا ہارا خالی ہاتھ گھر آ رہا ہو۔ فاقہ تو نہیں لیکن گھر پر نیم فاقہ ضرور تھا۔ باپ کی آہٹ پا کر بیٹیاں خیر مقدم کے لئے دروازے تک آ گئیں ان کے چہروں کی زردی تو باپ کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی لیکن یہ ضرور نیا تھا کہ انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ رکھے تھے۔

"کیا بات ہے؟" حضرت عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا لڑکیاں کچھ نہ بولیں۔ انا نے جواب دیا بیٹا آج ان بچیوں نے صرف پیاز اور مسور کی دال سے پیٹ بھرا ہے۔ گھر میں کھانے کو کچھ اور نہ تھا۔ پیاز کی بو چھپانے کے لئے یہ منہ پر ہاتھ رکھ رہی ہیں۔ باپ آخر باپ ہی تھا معصوم بچیوں کا ایثار نفس اسے تڑپائے بغیر نہ رہ سکا آنکھیں پرنم ہو گئیں دل بھر آیا .... مگر جذبات کی یہ موجیں تو بس موجیں ہی تھیں۔ صبر و قناعت، فقر و ایثار، زہد و تقویٰ، اور ایمان و یقین کے جبل الذہب کو ذرا بھی جنبش نہ دے سکیں۔

انہوں نے کہا "اے میری بیٹیو!! یہ کچھ مشکل نہیں کہ تمہارے دسترخوانوں کو انواع واقسام کے لذیذ کھانوں سے بھر دیا جائے مگر...... کیا تم یہ پسند کرو گی کہ اس کے بدلے تمہارا باپ دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے"

باپ کے یہ دلدوز فقرے صاحبزادیوں کے ضبط کا بند توڑ گئے آنکھیں اشکوں سے تر ہو گئیں۔ یہ گریہ غم نہیں تھا۔ اس میں شکایت بھی نہیں تھی یہ تو خاموش جواب تھا باپ کے سوال کا..... "نہیں ہمارا آنسو پکار رہا تھا ہمیں وہ راحتیں درکار نہیں جن کے عوض ہمارا باپ دوزخ میں ڈال دیا جائے"

(اقتباس از "کیا ہم مسلمان ہیں؟")

علم کے بارے میں اقوال زریں

محمد طاہر نوید گریجے ٹاؤن تے ساہیوال

علم ایک ایسا پودا ہے: جسے دل اور دماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل لگتے ہیں۔

علم بڑی دولت ہے: علم سے نجات ہوتی ہے

علم: کے آگے مال و دولت کی کچھ بھی حقیقت نہیں

علم: کی عزت مال و دولت کی عزت سے کہیں زیادہ ہے۔

علم: خواہ کتنا بھی حاصل ہو جائے۔ ہمیشہ اس کو تھوڑا خیال کرو۔

طلب علم: صلوٰۃ نوافل سے افضل ہے۔

(امام شافعیؒ)

جب کسی برتن میں کوئی چیز ڈالی جائے۔ تو وہ بھر کر تنگ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں مزید گنجائش نہیں رہتی سوائے علم کے برتن کے کہ اس میں جس قدر زیادہ ڈالئے (یعنی انسانی سینہ) جائیں۔ وہ اتنا ہی پھیلتا ہے (حضرت علیؓ)

نماز کے آداب

محمد عبدالرحمان جامی سے نقشبندی سے جلالپور پیروالہ

۱ نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھو۔ اس سے بینائی سلب ہو سکتی ہے (بخاری)

۲ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے خصوصاً فرضوں میں (ترمذی)

۳ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہے۔ (بخاری)

۴ نماز اس طرح پڑھو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ خیال نہ کر سکو تو سمجھو اللہ کریم، تم کو دیکھ رہا ہے (بخاری و مسلم)

۵ جماعت کی نماز کا ثواب تنہا سے ستائیس گنا زیادہ ہے (بخاری و مسلم)

۶ امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر نہ اٹھاؤ۔ کہیں تمہارا سر گدھے سا نہ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

۷ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان سے چلو۔ چاہے رکعت نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

★

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حافظ فیصل ندیم ...... سمندری

حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کی تربیت میں پلے، انہیں کی گود میں بڑھے اور توحید کی روشنی میں پروان چڑھے شرک کی تاریکیوں سے دور رہے تھے۔ بچپن ہی سے اسلام کے فدائی اور رسول اللہ ﷺ کے بہت بڑے شیدائی تھے۔ آپ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ قرآن آپ سے بھی لکھواتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خطوط اور فرمان آپ لکھتے تھے۔ قرآن خوب یاد کر لیا تھا۔ ایک ایک آیت کو سمجھ لیا تھا۔ خطبہ آپ خوب دیتے تھے آپ کے خطبات بہت اثر کرتے تھے۔ خطبوں میں فصاحت کا دریا بہتا تھا فصاحت اور بلاغت سے آپ کا خطبہ بھرا ہوتا تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ کرنا آپ کا کام تھا۔ فیصلہ کرنے میں آپ کا بڑا نام تھا۔ بہادری میں آپ کی شان عجیب تھی۔ بدر میں آپ ابھی کم سن تھے۔ پھر بھی دلیر جیسے بہادر کے آپ قاتل تھے۔ غزوہ خندق میں بھی آپ نے دشمنوں کو للکارا تھا بہت بڑے کافر سردار کو آپ نے مارا تھا، خیبر میں آپ نے بہادری کے جوہر دکھائے تھے۔ اسلامی جنگوں میں آپ کے عجیب رنگ تھے دوست اور دشمن سب ہی دیکھ کر دنگ تھے۔ خطروں کے مقام پر اکثر جاتے تھے اور ہمیشہ کامیاب ہو کر واپس آتے تھے، زہد اور تنگی کے ساتھ آپ زندگی بسر کرتے تھے، اس تنگی پر آپ ہمیشہ صبر کرتے، مزدوری کر کے اکثر پیسے لاتے پھر غریبوں کو پیسے دے ڈالتے، فاقوں پر فاقے ہوتے پھر بھی بھوکوں کی خبر لیتے تھے خود فاقہ کر کے سو رہتے تھے۔ لیکن بھوکوں کا پیٹ بھر کر رہتے تھے۔ جنت کی ملکہ گھر میں تھی، سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھی، کھانے اور کپڑے میں تنگی تھی، لیکن اس تنگی میں ایک عجیب بلندی تھی، اپنے اخلاق سے دشمنوں کو خوش کرتے تھے، دشمنوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے تھے۔ اللہ کی عبادت میں مزے لیتے اور رات رات بھر عبادت کرتے تھے۔

علم اور دولت

غلام رسول ...... شیخ والا کروڑ

خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ علم بہتر ہے یا دولت؟ آپ نے فرمایا کہ علم دولت سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ دولت قارون و فرعون کو ملی اور علم انبیاء کرام کو۔ انسان کو دولت کی حفاظت کرنی پڑتی ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ دولت مند انسان کے دشمن بہت، مگر صاحب علم کے دوست بہت ہوتے ہیں دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ دولت مند بخیل اور صاحب علم سخی ہوتا ہے۔ دولت کی حد ہے لیکن علم کی کوئی حد نہیں۔

اخبار ختم نبوت

قادیانی محض سیاسی پناہ حاصل کرنے کیلئے پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں، باوا

قادیانیوں کے کفر کی ایک نہیں کئی وجوہات ہیں، مولانا الحسینی

وینکوور کینیڈا۔ (نمائندہ ختم نبوت) برٹش کولمبیا اسٹیٹ کے دارالحکومت وینکوور میں منعقدہ تین روزہ ختم نبوت کانفرنس کا آخری اجلاس جو یہ چینڈ جامع مسجد ہوا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحمٰن باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے دنیا کے انتہائی مغرب تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا ہے۔ اجتماع میں موجود پاکستانی مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اسلام دشمن عناصر مملکت خداداد پاکستان کو توڑنے پر تلا ہوا ہے ان عناصر میں قادیانی بھی شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے کبھی بھی پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور قادیانی بیرونی دنیا میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے ملک کو بدنام کر رہے ہیں۔

بیرونی دنیا کے اخبارات میں ملک کے خلاف زہر اگل رہے ہیں انہوں نے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ یہی لوگ آپ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان سے ہوشیار رہا جائے انہوں نے قادیانیوں کے ملک دشمن عزائم کو تفصیل سے بیان کیا۔ مولانا منظور الحسینی نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیوں کے کفر کی ایک نہیں کئی وجوہات ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا انبیاء علیہ السلام کی خصوصاً حضرت عیسیٰ کی توہین کی اسکے علاوہ مرزا قادیانی کی تمام کتب کفر سے بھری ہوئی ہیں۔ اسلئے علمائے امت نے انہیں اور ان کے پیروکار کو کافر قرار دیا ہے۔

مہمان علمائے کرام کے بیانات سے قبل بی سی مسلم ایسوسی ایشن کے صدر سکندر خان نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ اور آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہم انتہائی مشکور ہیں کہ ہمیں دین کے ایک اہم مسئلے کی جانب متوجہ کیا۔ آپ جس مشن کو لے کر چل رہے ہیں ہم اس کے لئے دعاگو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپکے شانہ بشانہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ واضح رہے کہ وینکوور میں یہ ختم نبوت کانفرنس بی سی مسلم ایسوسی ایشن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنیڈا کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دو رکنی وفد وینی پیگ سے ہوتا ہوا اب ایڈمینٹن پہنچ گیا وینی پیگ اسلامک سنٹر میں ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی عقائد و عزائم کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ وینی پیگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی شاخ بھی تشکیل دے دی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کا انتخاب

شجاع آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کا اجلاس شاہی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔ اور انتخاب کا طریقہ کار بیان کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ سرپرست حضرت مولانا عزیز احمد بہلوی

قادیانیوں نے دوڑ میں انسانی حقوق کا تحفظ کس طرح کیا

قادیانی مبلغ کے بیٹے نے مسلمان نوجوان کو شہید کر کے لاش باغ میں دفن کر دی

ملزم نہر پر خون آلود کپڑے دھوتے ہوئے پکڑا گیا۔ دوڑ میں عوام کا شدید احتجاج

نوابشاہ (نامہ نگار جسارت) قصبہ دوڑ کے سرگرم قادیانی مبلغ ماسٹر لطیف کے فرزند طاہر نے ایک نوجوان مسلمان کو کیلے کے کھیت میں لے جا کر قتل کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو خون آلود کپڑے دھوتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ شب دوڑ میں مقیم قادیانی مبلغ ماسٹر لطیف کے بیٹے طاہر نے ایک نوجوان اکرم کو کیلے کے باغ میں لے جا کر قتل کر دیا اور اس کی لاش دفن کر دی۔ بعد ازاں قاتل نہر پر اپنے خون آلود کپڑے دھو رہا تھا۔ کہ مقامی لوگوں کی اطلاع پر پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر جائے واردات پر جا کر مقتول کی لاش برآمد کر لی پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔ در یں اثناء مقتول کو ہزاروں افراد کی موجودگی میں مقامی قبرستان میں آج سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس واقعہ پر شہر میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا دوست محمد مدنی، جمعیت اہل حدیث کے رہنما بشیر احمد کھوکھر اور جماعت اسلامی کے مقامی رہنماؤں محمود الٰہی بکڑو، حکیم اسلام الدین قریشی اور غلام حیدر بھٹی نے قتل کی اس بہیمانہ واردات کی شدید مذمت کی ہے۔

(جسارت۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء)

جناب قاری نظام الدین قریشی، امیر جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف اختر، نائب امیر مولانا عبدالرحمٰن، مفتی عبداللہ احسان جنرل سیکرٹری، مولانا سراج احمد قریشی سیکرٹری قاری بشیر احمد، سیکرٹری نشر و اشاعت ماسٹر امیر بخش۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا عبدالرحیم اشعر کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے 1989ء کو ختم نبوت کا سال قرار دینے کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اور عالمی مجلس سے درخواست کی گئی کہ شجاع آباد میں بھی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرکزی مجلس عمل کے مطالبات فی الفور تسلیم کرے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرے۔

بقیہ: حضرت عثمان غنیؓ

(۹۳) جو اچھے لباس کی موجودگی کے باوجود معمولی کپڑے پہننے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔

(۹۴) جنہوں نے بلوائیوں کے حملے کے وقت متعدد مشوروں کے باوجود مدینہ منورہ کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔

(۹۵) جو ایام امارت میں روزہ دار تھے۔

(۹۶) جنہوں نے مقید ہونے کے باوجود تلاوت کلام الٰہی کو نہ چھوڑا۔

(۹۷) جنہوں نے بے حد اصرار پر مدینہ منورہ کو خون سے ملوث نہ ہونے دیا۔

(۹۸) جن کے دروازے پر پہرہ داری کے لئے حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ مقرر ہوئے۔

(۹۹) جنہوں نے محمد ابن ابی بکر کو سیدنا ابی بکر سے اپنے تعلقات جتلا کر قتل کا مرتکب نہ ہونے دیا۔

(۱۰۰) جنہوں نے قرآن پڑھتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اور جن کے خون شہادت کے سرخ چھینٹے آج تک فسیکفیکھم اللہ پر موجود ہیں۔ (پ رکوع آخری)

فرانکفرٹ ربیع الزمان

مغربی جرمنی میں قادیانیوں کا پروپیگنڈا

۲۳ اکتوبر ۸۸ء کو مغربی جرمنی میں پاک محمدی مسجد رجسٹرڈ فرانکفرٹ میں ایک جلسہ سیرت النبیؐ سفیر پاکستان محترم مہدی مسعود کی زیر صدارت منعقد ہوا حافظ شبیر احمد کی تلاوت کلام سے اجلاس کا آغاز ہوا طارق محمود نے نعت رسولؐ کا نذرانہ پیش کیا، بعدازاں امام جامع مسجد محمدی محترم حافظ اشتاق الرحمان نے ایک گھنٹہ تک اسوۂ حسنہ پر تفصیلی بیان فرمایا۔ انہوں نے آخر میں مسلمانان مقیم مغربی جرمنی کو قادیانی ٹولہ کی سازشوں سے آگاہ رہنے کی تاکید فرمائی اور اعلان کیا کہ مرزا طاہر مباہلے کے لئے جلد از جلد جگہ اور وقت کا تعین کرے۔ بعدازاں لاہور سے آئے ہوئے مہمان خطیب خاقان عباسی کی تقریر کے بعد اشیخ سیکرٹری حاجی عبدالرحمٰن نے ادارہ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ حکومت جرمنی کو سرکاری سطح پر مطلع کرے کہ قادیانیوں پر پاکستان میں کوئی ظلم و ستم نہیں ہو رہا وہ صرف جھوٹے افسانے سنا کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کا ڈھونگ رچا رہے ہیں نیز حکومت پاکستان اس سلسلے میں ضروری اقدامات عمل میں لائے۔

۲۔ جماعت قادیان، قرآن پاک کا غلط ترجمہ کئی زبانوں میں شائع کرا رہی ہے۔ حکومت پاکستان اس بات کی تحقیقات کرے کہ یہ کام کہیں سرزمین پاکستان پر تو نہیں کیا جا رہا۔

سفیر پاکستان محترم مہدی مسعود نے اپنی تقریر میں آرنلڈ ٹون بی اور جنرل گلب پاشاہ کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ مغربی ممالک کے مورخین اور مصنفین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضور پاک محمدؐ دنیا کی اہم ترین شخصیتوں میں سرفہرست ہیں۔ آخر میں انہوں نے یقین دلایا کہ قادیانیوں کے بارے میں وہ حکومت پاکستان کی طرف سے ضروری اقدامات عمل میں لائیں گے اور مغربی جرمنی کے مسلمانوں کو نتائج سے آگاہ کریں گے۔ ایران سے آئے ہوئے مہمان خطیب آغا طیب جزیری نے قرآن آیات کے حوالے سے موضوع سیرت النبیؐ اور خاتم النبیین

مولوی فقیر محمد صاحب کا ایرانی سفیر کے نام ٹیلی گرام

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایران کے سفیر مقیم پاکستان کی توجہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کی ایران کے صدر جناب علی خامنہ ای سے ملاقات کی طرف دلاتے ہوئے ایک ٹیلی گرام ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عالم اسلام اور پاکستان کی دشمن قادیانی جماعت کے سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مرتد غیر مسلم اور سائنسدان کو اسرائیل اور امریکہ کی ملی بھگت سے نوبل انعام دیا گیا تھا۔ جس کے پیش نظر استدعا کی گئی ہے کہ ایران میں ڈاکٹر عبدالسلام کو سائنس کی ترقی کی آڑ میں کوئی ادارہ قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور نہ ہی سائنسی تعلیمات کے لئے کوئی فنڈز فراہم کیا جائے۔ نیز اسلامی سائنس فاؤنڈیشن سے بھی قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو باہر نکالا جائے۔ ٹیلی گرام میں درخواست کی گئی ہے کہ متذکرہ بالا جذبات عزت مآب جناب علی خامنہ ای صدر اسلامی جمہوریہ ایران کی خدمت میں پہنچا دیئے جائیں۔

اخبار ختم نبوت

پر اثر بیان فرمایا اور دلائل سے ثابت کیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والا صرف جھوٹا، فریبی اور کذاب ہی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے بارہا اور واضح الفاظ میں دین اسلام کے مکمل ہونے اور ختم نبوت کی تصدیق فرمادی ہے۔

ساہیوال اور سکھر کے پانچ مسلمانوں کو قتل کرنیوالے چار مجرموں کو تختہ دار پر لٹکایا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد رہنما مولوی فقیر محمد کا پُرزور مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت قادیانیت کی تشہیر و تبلیغ پر سابقہ چار سال کی پابندی برقرار رکھی جائے اور ساہیوال اور سکھر کے پانچ مسلمان شہداء کے چار قادیانی مجرم قاتلوں کی سزائے موت پر جلد عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ حالیہ عام انتخابات کے بعد قادیانی جماعت کی شر انگیز سرگرمیوں میں اچانک تشویش ناک اضافہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے اسلامیان پاکستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے قادیانی غیر مسلموں نے چار سال کی قانونی بندش کے بعد قادیانی مذہب کے ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ کی ۲۰ نومبر سے دوبارہ اشاعت شروع کردی ہے جب کہ قادیانی جماعت کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر کی پاکستان واپسی کے لئے قادیانیوں نے پُراسرار سرگرمیاں شروع کردی ہیں اور مارچ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں کے جعلی نبوت کے جشن صد سالہ کے انعقاد کا اعلان بھی کردیا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ساہیوال اور سکھر میں تخریب کاری کرتے ہوئے پانچ مسلمانوں کو شہید کردیا تھا جن کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور چار قادیانی مجرموں کو موت کی سزا سنائی گئی جب کہ سابق حکومت سے مسلسل مطالبات کے باوجود قادیانی قاتلوں کو تختہ دار پر نہ لٹکایا گیا اب اگر ان قادیانیوں کی سزا موت کو عمر قید میں تبدیل کیا گیا تو مسلمانوں کی طرف سے شدید ردعمل کا اظہار ہوگا اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے فوری طور پر وضاحت ہونی چاہیئے جب کہ قادیانیوں کی اچانک اشتعال انگیز اور ملک دشمن سرگرمیاں ملک میں نئی منتخب عوامی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنے اور امن عامہ کو تباہ کرنے کی گہری سازش ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن اور اشتعال انگیز سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں پر عائد شدہ پابندیاں برقرار رکھی جائیں اور جو معاملات طے ہو چکے ہیں ان کو نہ چھیڑا جائے۔

فیصل آباد کے مسلم قبرستان سے قادیانی مردہ نکالا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ چک ۸۸ ج ب تھانہ ڈجکوٹ کے اہل اسلام کے قبرستان سے ایک قادیانی غیر مسلم مردہ کو باہر نکالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلموں نے شرارت کے لئے ایک قادیانی مردہ کو قادیانی مرگھٹ میں دفن کرنے کی بجائے مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں اشتعال پایا جاتا ہے جبکہ گزشتہ دنوں تھانہ ڈجکوٹ پولیس نے اس چک کے قادیانی غیر مسلموں کو متنبہ کر دیا تھا کہ اگر کسی قادیانی غیر مسلم کی لاش مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کی گئی تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اور مردہ باہر نکال کر قادیانیوں کے مرگھٹ میں دفن کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اب تھانہ ڈجکوٹ کو تحریری طور پر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ مگر تاحال مردہ باہر نہیں نکالا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قصور وار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر کے غیر مسلم قادیانی مردے کو باہر نکال دیا جائے۔

ڈیرہ غازیخان اور راجن پور میں عالمی مجلس کے راہنماؤں کا دورہ

رپورٹ: عبدالرحمٰن غفاری ڈیرہ غازیخان

تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کی صوبائی نشست پر پیپلز پارٹی کی طرف منظور احمد خان قیصرانی کو ٹکٹ دیا گیا۔ منظور احمد خان آنجہانی میر بند قیصرانی کا داماد ہے میر بند جسے شیر گڑھ کی مسجد میں دفن کیا گیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسے مسجد سے نکالنے کے لئے تحریک چلائی جو اڑھائی تین ماہ تک جاری رہی، جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے۔ پولیس نے تشدد کیا، لاٹھی چارج کیا، جس سے کئی ایک علمائے کرام اور معززین علاقہ زخمی ہوئے۔ خداوند قدوس نے فدائیان ختم نبوت کو سرخرو کیا۔ قادیانی ملعون کے تابوت کو مسجد سے نکال کر اس کے مکان میں دفن کیا گیا۔ منظور احمد خان اس پوری تحریک میں قادیانیوں کا ہم نوا رہا۔ مسلمانوں کو دھمکیاں دیتا رہا۔ مذکور کی بیوی قادیانی ہے اور لڑکا قادیانی جماعت کا ڈویژنل صدر ہے۔ کاغذات نامزدگی کے داخلہ کے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خاں کے مبلغ مولانا صوفی اللہ وسایا نے ریٹرننگ افسر سے کہا کہ مذکور قادیانی ہے۔ آئین پاکستان کی رو سے وہ مسلم اکثریتی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ سکتا۔

مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کو صدمہ

مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد کے مہتمم اور پاکستان کے نامور عالم دین مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کی اہلیہ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ کی وفات سے مولانا موصوف کے خاندان کو عظیم صدمہ پہنچا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا موصوف سے ملاقات میں ان سے تعزیت کی اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

مذکور نے جھوٹا حلفیہ بیان دے کر اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مذکور اگر یہ بیان دے دے کہ میں مرزا قادیانی اور اسے نبی یا مصلح ماننے والوں کو کافر اور لعنتی کہتا ہوں۔ اگرچہ میری بیوی اور میرا لڑکا اور شخص کیوں نہ ہو۔ تو مذکور فوراً مجسٹریٹ افسر کی عدالت سے باہر نکل گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کے حکم پر عالمی مجلس کے مبلغین مولانا صوفی اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد (کونسہ) اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحصیل تونسہ کا دورہ کیا۔ بعد میں مولانا اللہ وسایا مرکزی ناظم بھی تشریف لے آئے۔ دورہ کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

راجن پور | مجلس کے مبلغین "مسجد خاتم النبیین" کی سنگ بنیاد کے سلسلہ میں مولانا عبدالکریم نیازی کی دعوت پر راجن پور تشریف لے گئے۔ جہاں ظہر کے بعد جلسہ سے خطاب کیا اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں مولانا سلطان محمود ضیاء خطیب ملتان بھی شریک ہوئے۔

داجل | میں مسلمانوں کے قبرستان میں ایک قادیانی عورت کو مرزائیوں نے ازراہ شرارت دفن کیا۔ مولانا اللہ وسایا کی قیادت میں مبلغین حضرات کے وفد نے ڈی۔ سی، ایس۔ پی راجن پور اور ایس ایچ او داجل سے ملاقات کر کے مسلمانوں کے جذبات و احساسات سے آگاہ کیا۔ مذکورہ بالا افسران نے وعدہ کیا کہ عنقریب قادیانی مردہ کو نکال دیا جائے گا۔

تونسہ شریف | میں مولانا غلام فرید قیصرانی، مولانا عبدالکریم قیصرانی، جناب خواجہ عبدالمنان سے مشاورت ہوئی۔ طے پایا کہ مجلس کے مبلغین مجلس کے مصارف پر ہی سفر کریں گے کسی امیدوار سے کسی قسم کی امداد نہیں لیں گے۔ جناب خواجہ عبدالمنان نے بڑی وسعت ظرفی سے وفد کا خیر مقدم کیا۔ اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ خواجہ صاحب موصوف نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں تحریک کی دامے، درمے، سخنے، قدمے ہر لحاظ سے معاونت کی تھی۔ خواجہ صاحب ہر دل عزیز شخصیت ہیں۔

ترمن | میں ایک جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ مبلغین ختم نبوت جب ترمن پہنچے تو مقامی احباب نے وفد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ مدرسہ عربیہ کے طلباء نے جلوس نکالا جس میں مرزائیت کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ جلسہ سے مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا صوفی اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ اور اہالیان ترمن سے اپیل کی کہ وہ غیرت اسلامی اور حمیت دینی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانی کو ووٹ نہ دیں۔ احباب نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

کوٹ قیصرانی | میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطبہ جمعہ دیا۔ واضح رہے کہ منظور خاں مرزائی کی رہائش اسی مقام پر ہے۔ جب مولانا موصوف کوٹ پہنچے تو مرزائی مذکور کے حواریوں نے کہا کہ یہاں جلسہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ حافظ قادر بخش، مولانا محمد اسماعیل اور دیگر رفقاء نے کہا کہ مولانا موصوف جامع مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں۔ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد میں ہزاروں کے اجتماع میں مسلمانوں سے وعدہ لیا کہ وہ قادیانی امیدوار کو ووٹ نہیں دیں گے۔ ایک باوثوق اطلاع کے مطابق کئی ایک قیصرانی مسلمانوں کے مولانا شجاع آبادی کی موثر گفتگو سے متاثر ہو کر مرزائی سردار کے جھنڈے وغیرہ اتار دیئے۔

ٹبی قیصرانی | میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل مبلغ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب، صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خاں نے خطاب کیا۔ جلسہ کے دوران مرزائی امیدوار کے حواریوں نے صوفی اللہ وسایا پر قاتلانہ حملہ کیا جس سے وہ بال بال بچ گئے۔

وہوا | بعد نماز عشاء جامع مسجد اخوند زادگان میں عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں علمائے کرام نے اپنے تبلیغی اغراض و مقاصد بیان کئے۔ سامعین نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

ایک قرارداد میں انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا صوفی اللہ وسایا پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ وہوا سے ایک جلوس مولانا اللہ وسایا کی قیادت میں ٹبی قیصرانی، ریتڑا سے ہوتا ہوا تونسہ شریف پہنچا۔ جہاں جلوس نے جلسہ کی شکل اختیار کر لی۔ جلسہ سے صوفی اللہ وسایا کے علاوہ مولانا نذیر احمد تونسوی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔ اور احباب تونسہ سے اپیل کی کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانی امیدوار کو مسترد کر دیں۔ بعد ازاں چار بجے سہ پہر ٹبی قیصرانی میں جلوس نکالا گیا اور جلسہ بھی ہوا جس میں قاتلانہ حملہ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

لکھانی | بعد نماز عشاء جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس سے مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کیا۔ صبح کی نماز کے بعد مولانا اللہ وسایا نے درس قرآن مجید کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قیصرانی قبیلہ کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانی سردار کو مسترد کر دیں۔

چلووالی | کی جامع مسجد میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ ۷ نومبر کو بعد نماز صبح محمود پور میں مولانا اللہ وسایا ملتان نے خطاب کیا۔ بعد ازاں کاروان ختم نبوت سندرانی، شہلانی، جھوک بودو، لترا، قطب کاری، ریتڑا، نشاری وغیرہ علاقہ جات میں اجتماعات منعقد کئے احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان پروگراموں میں مولانا عبدالعزیز نشاری بھی شریک رہے۔ بالآخر کوششیں رنگ لائیں۔ اور منظور احمد خاں قادیانی ہار گیا۔

تونسہ شریف ڈیرہ غازی خاں کی صوبائی سیٹ پر مرزائی سردار منظور احمد خاں جو پیپلز پارٹی کی ٹکٹ پر کھڑا ہوا خانوادہ پیر پٹھان تونسوی کے چشم و چراغ خواجہ محمد داؤد کے مقابلہ میں شکست کھا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا صوفی اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی نے خواجہ محمد داؤد کو ایم۔ پی۔ اے منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی۔

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کیلئے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے (ادارہ)

نفاذ شریعت اور پاکستان

از :۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم مدظلہ کلاچی

ملنے کا پتہ :۔ شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ نجم المدارس

کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ یہاں اسلامی نظام نہ آسکا صدر ضیا الحق کے دور میں اسلام کی خوب رٹ لگتی رہی لیکن وہ بھی اسلام کو نہ لاسکے علماء حق نے ہر دور میں کلمہ حق بلند کیا اور اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھی انہیں علماء حق میں سے کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مجاہد اور حق گو عالم دین حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس بھی ہیں۔ صدر جنرل ضیاالحق مرحوم چونکہ اسلام کے علمبردار تھے اس لئے حضرت موصوف مدظلہ نے انہیں مختلف مضامین خطوط اور تجاویز کے ذریعہ متوجہ کیا انہیں مضامین وغیرہ کے مجموعہ کا نام "نفاذ شریعت" اور پاکستان ہے۔

عموماً ملک میں شریعت کے نفاذ کے بارے میں لادین اور ملحدین یہ کہہ دیتے ہیں کہ کونسی شریعت، سنی شریعت یا شیعہ شریعت ـــــــ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت موصوف نے خوب جواب دیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

جب الیکشن ہو رہے تھے اور امیدواروں میں نہ صرف زبانی اختلاف تھا بلکہ ہاتھا پائی ہوتی رہی لڑائیاں ہوئیں بندوقوں تک نوبت پہنچی وہاں یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ اتفاق سے ایک نمائندہ دو ورنہ جاؤ نہ تمہارا امیدوار نہ ان کا ہم اپنا نمائندہ دیتے ہیں وہاں یہ کہا گیا اور نہ کہا جاسکتا ہے ورنہ لینے کے دینے پڑتے صرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہی ایک ایسی لاوارث رہ گئی کہ جس کے مطالبہ پر ڈانٹ ڈپٹ پڑتی ہے کہ اتفاق کرو ورنہ ہم اپنی ہی کوئی شریعت دیتے ہیں ہرگز ہرگز نہیں جس طرح وہاں اسے کامیاب ماننا پڑا جسے زیادہ ووٹ ملے یہاں بھی اسی اصول پر عمل کرنا پڑے گا جس شریعت کے ماننے والے زیادہ ہوں گے اسی ہی کو نافذ کرنا پڑے گا۔

بہرحال مولانا موصوف کے مضامین کا یہ مجموعہ ایک تحفہ ہے جس سے ہر ایک کو استفادہ کرنا چاہیئے۔

مجلہ صحت ایک عظیم نعمت

مولف : ڈاکٹر نسیم احمد

قیمت : 9/- روپے

(بذریعہ وی پی طلب کیا جاسکتا ہے)

دفتر رابطہ :۔ دھوراجی کلینک، دھوراجی کالونی نزد جال نور ہسپتال کراچی نمبر ۵

صحت و تندرستی اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ نعمت ہے اس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے صحت کے حوالے سے اسی خصوصی شمارہ کا مطالعہ کیا جائے اور اس میں دی ہوئی ہدایات پر عمل کیا جائے تو اس کے بہت اچھے اثرات ہماری صحت پر مرتب ہوں گے اس لئے کہ اس میں صحت کے حوالے سے اہم ترین معلومات ملتی

باقی صفحہ ۲۳

بقیہ :۔ اسلام کیا ہے!

جو رات کو دن میں تبدیل کر دے یہ سب ایک اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور پھر ہم سب کو ایک خدا کے سامنے حساب دینا ہوگا۔ اسلام بتاتا ہے کہ اس دنیا کو چلانے والا ایک اللہ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں مشرکین نے یہ اعلان کیا کہ دنیا میں ایسی بھی مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی مددگار ہے مثلاً پتھر بت اور فرشتے وغیرہ۔ بالکل غلط ہے خدا تعالیٰ صرف ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے

اسلام دعوت دیتا ہے کہ :

"آجاؤ اور میرے اصولوں پر عمل کرو میں تم کو آخرت میں کامیاب و کامران کروں گا تمہارا نام اس دنیا میں بھی روشن ہوگا اور تمہیں آخرت میں بھی نجات مل جائے گی"!

بقیہ :۔ چوہڑے کی شکل

واقعہ سنایا وہ بہت خوش ہوئے۔

قادیانیو! سوچو تم کس آگ میں جل رہے ہو تمہیں کب ہوش آئے گی۔ اے مرتدو! تم اس جہان میں بھی ذلیل و رسوا ہو رہے ہو اور اگلے جہان میں بھی جہنم میں جاؤ گے آخر تم کب عبرت پکڑو گے۔ یہ خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے اور میں تمام گستاخان رسول ﷺ سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ .... مرزا الحقی کو چھوڑ کر دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھام لیں۔ اسی میں تمہاری نجات ہے ورنہ بھڑکتی آگ میں ڈالے جاؤ گے

بقیہ :۔ اداریہ

س :۔ بھٹو صاحب کے ساتھ آپ لوگوں نے ۷۰ء کے الیکشن میں تعاون بھی بہت کیا تھا؟

ج :۔ بھٹو صاحب کے پہلے الیکشن (۷۰ء) میں پنجاب میں اس کی کامیابی ترغالعتاً ہماری جماعت کی سپورٹ سے ہوئی بلکہ اس نے کہلا بھیجا تھا حضرت صاحب کو کہ اگر پنجاب میں سے چھ نشستیں بھی مجھے مل جائیں تو میں سمجھوں گا کہ بڑی کامیابی ہوئی۔ حضرت صاحب نے کہا۔ نہیں تم ہر جگہ پہ امیدوار کھڑے کرو۔ ہم جو کرسکتے ہیں کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری تنظیم خدا کے فضل سے ایسی ہے کہ ہم جس بات کے پیچھے پڑ جائیں وہ نہایت تندہی سے کرتے ہیں (دسمبر ۱۹۸۱ء)

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY

ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS PH.
34 .MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

معیاری ریکارڈنگ
معیاری کیسٹیں
دینی کیسٹوں کا مرکز

ہمارے یہاں علمائے حق کی تقاریر، رائے ونڈ کے تبلیغی بیانات اور مشہور قراء حضرات کی تلاوت اور مشہور نعت خوانوں کی مشہور نعتوں کی کیسٹیں دستیاب ہیں۔

نوٹ
صرف ۲ منٹ میں کیسٹ سے کیسٹ بھرنے کا انتظام ہے

اسلامی ریکارڈنگ سینٹر
بالمقابل نعمان مسجد لسبیلہ چوک کراچی

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

شمع اسٹیل فرنیچر

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دوکان نمبر ۸۔۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

فون نمبر ۔ ۴۱۰۶۰۷

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

بیت اللہ شریف

حافظ نور محمد انور ..... لاہور

ساری ملت پر عیاں عظمت ہے بیت اللہ کی
سطوتوں کی انتہا سطوت ہے بیت اللہ کی

اولیں گھر ہے خدائے پاک کا یہ پاک گھر
بالیقیں کونین میں شوکت ہے بیت اللہ کی

کیوں نہ حاصل ہو سکوں ہر قلب مضطر کو یہاں
سامنے آنکھوں کے جب صورت ہے بیت اللہ کی

حق تعالیٰ نے بنایا ہے مرکز ملت اسے!
مومنوں کے قلب میں عزت ہے بیت اللہ کی

کر رہے ہیں طوف کعبہ صدق دل سے زائرین
اللہ اللہ کس قدر رفعت ہے بیت اللہ کی!

سنگ اسود، ملتزم، عرفات، زم زم اور منیٰ
ایک اک سرتا بپا برکت ہے بیت اللہ کی

کیوں نہ ہو بیتاب وہ اسکی زیارت کے لئے
جس کے دل میں موجزن الفت ہے بیت اللہ کی

وہ بشر ہیں کس قدر دنیا میں انورؔ خوش نصیب
جن کے سر پر سایہ کن رحمت ہے بیت اللہ کی

روضۂ رسولؐ

مظہرِ نورِ خدا بے شک ہے روضہ آپؐ کا
منبعِ صدق و صفا، بے شک ہے روضہ آپؐ کا

رحمتِ باری کے بادل کیوں نہ برسیں رات دن
مطلعِ لطف و عطا بے شک ہے روضہ آپؐ کا

رَبِّ سَلِّم کا ملائک ورد کرتے ہیں مدام
مہبطِ فضلِ خدا، بے شک ہے روضہ آپؐ کا!

بادشاہانِ زمن بھی سر جھکاتے ہیں یہاں
سطوتوں کی انتہا بے شک ہے روضہ آپؐ کا

یہ حقیقت جملہ اہل عقل کو تسلیم ہے!
عرشِ اعظم کے سوا، بے شک ہے روضہ آپؐ کا

آپؐ کا مسکن بھی یہ ہے آپؐ کا مدفن بھی یہ
برتر از ارض و سما، بے شک ہے روضہ آپؐ کا

جانشینانِ نبوت بھی ہیں جس جا جلوہ گر
وہ مقامِ مجتبیٰ بے شک ہے روضہ آپؐ کا

سب گناہ ان خوش نصیبوں کے نہ ہوں کیوں پھر معاف
جن کی نظروں میں بسا بے شک ہے روضہ آپؐ کا

گنبدِ خضریٰ سے انورؔ جس کی عظمت ہے عیاں
بس وہی رشکِ سما، بے شک ہے روضہ آپؐ کا